

شعبہ بینکاری کے خاکہ خطر میں بنیادی طور پر قرضہ، سیالیت اور منڈی کے خطرات شامل ہوتے ہیں، زیر جائزہ مدت کے دوران یہ خطرات پست رہے ہیں۔ خطرہ قرض جس کی پیمائش غیر فعال قرضوں کے تناسب یا متعدی تناسب سے کی جاتی ہے، کم ہوا ہے۔ 2015ء میں غیر فعال قرضوں کا تناسب 91 بیسیس پوائنٹس کی کمی سے 11.4 فیصد کی ریکارڈ سطح تک جا پہنچا، اگرچہ کہ غیر فعال قرضوں کا حجم برائے نام بڑھا ہے۔ ٹیکسٹائل شعبے کا متعدی تناسب بڑھ گیا جس سے وہ خطرہ قرض کے لیے زیادہ زد پذیر بن گیا۔ غیر فعال قرضوں کی رقوم کی وصولی کم ہونے کا رجحان غیر فعال قرضوں کا حجم بڑھا سکتا ہے۔ غیر مرکزی واجبات میں کچھ نمو کے باوجود شعبہ بینکاری کی رقی سیالیت سرکاری تسکات کی بھاری تحویل کی بنا پر عمدہ رہی۔ خطرہ منڈی کے حوالے سے بینکوں کا خاکہ اپنی حد میں رہا تاہم شرح سود بڑھنے کی صورت میں بینکوں کو نو قدر پیمائی کے خطرے کا سامنا ہو سکتا ہے۔

2013ء میں 7.4 فیصد بڑھے، 2014ء میں 9.4 فیصد اور 2015ء میں 8.1 فیصد بڑھے۔

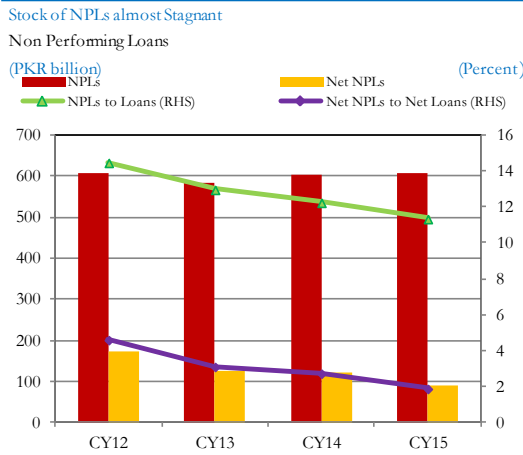
### خطرہ قرض

غیر فعال قرضوں کا حد میں رہنا اور غیر فعال قرضوں کا تناسب بہتر ہونا شعبہ بینکاری کے خطرہ قرض کے لیے اچھی علامات ہیں۔ اس سے قطع نظر، مستقبل میں رقوم کی وصولی متوقع طور پر سست ہوئی اور غیر فعال قرضوں کا حجم برقرار رہا تو گرتے ہوئے متعدی تناسب کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے جو بلند خطرہ قرض کی طرف جاسکتا ہے۔

غیر فعال قرضوں کا تناسب گر رہا ہے جبکہ غیر فعال قرضوں کے حجم میں برائے نام نمو ہوئی ....

زمرے کے لحاظ سے سرکاری شعبے کے کمرشل بینک اور درمیانے حجم کے بینک خطرہ قرض سے زبردہر معلوم ہوتے

### شکل 2.1: غیر فعال قرضوں کا تقریباً جائزہ



Source: FSD, SBP

ہیں....

مجموعی رجحان کے برعکس سرکاری شعبے کے کمرشل بینک کا متعدی تناسب 2013ء سے بڑھ رہا ہے اور 2015ء میں یہ 50 بیسیس پوائنٹس اضافے سے 18.3 فیصد تک جا پہنچا (جدول 2.1)۔ 2015ء کے دوران سرکاری شعبے کے

بینک اثاثوں کا معیار گذشتہ چند برسوں کے دوران بتدریج بہتر ہوا ہے اور 2015ء بھی یہ رجحان برقرار رہا۔ 2015ء کے اختتام پر غیر فعال قرضوں کا تناسب 11.4 فیصد ہے جو کہ 2012ء میں 14.5 فیصد تھا۔ یہ تناسب بتدریج کم ہوا ہے، 2014ء میں یہ 12.3 فیصد اور 2013ء میں 13.0 فیصد تھا (شکل 2.1)۔ ملکی اقتصادی حالات میں کچھ بہتری آئی جیسے گرتی ہوئی شرح سود، جس کے نتیجے میں قرضہ لینے میں بتدریج اضافہ ہوا، تاہم اس کی کاسب بینکوں کی طرف سے وصولی کی کوششیں اور سازگار ضوابطی ماحول بھی ہو سکتا ہے۔

غیر فعال قرضوں کا حجم 2012ء سے لگ بھگ 600 ارب روپے ہے (شکل 2.1)۔ 2015ء کے دوران غیر فعال قرضے 0.74 ارب روپے (یا سال بسال 0.12 فیصد) کے معمولی اضافے سے 605.44 ارب روپے تک جا پہنچے جبکہ 2014ء میں یہ 604.70 ارب روپے تھے۔ 2015ء میں نئے غیر فعال قرضے تقریباً تمام کے تمام زائل ہو گئے جس کی وجوہات رقوم کی وصولی (نئے غیر فعال قرضوں کا 61.8 فیصد)، قلمزدگیاں (13.7 فیصد) اور موجودہ غیر فعال قرضوں کی تنظیم نو اور اپ گریڈیشن (23.5 فیصد) ہیں۔ غیر فعال

قرضوں میں واجبی اضافہ زیادہ تر ٹیکسٹائل اور اس سے متعلق سرگرمیوں (تجارت اور اجناسی مالکاری) میں پایا گیا۔

متعدی تناسب میں بہتری کی وجہ نئی شعبے کے قرضوں میں نمو بھی ہو سکتی ہے جبکہ غیر فعال قرضے جوں کے توں رہے۔ خام قرضے سال بسال بنیاد پر

کمرشل بینک کے غیر فعال قرضوں کا حجم 4.2 فیصد (سال بسال) بڑھ گیا ہے جس سے ان بینکوں کے خطرہ قرض کے انتظام میں اندرونی کمزوریاں ایک بار پھر اجاگر ہوئیں۔ ان میں سے بیشتر بینکوں کے غیر فعال قرضوں کا حجم 2015ء

## جدول 2.1

بینک زمرے کے لحاظ سے اثاثوں کا معیار

بینک زمرہ	2013ء		2014ء		2015ء	
	متعدی تناسب	تموین کے تحفظ کا تناسب	متعدی تناسب	تموین کے تحفظ کا تناسب	متعدی تناسب	تموین کے تحفظ کا تناسب
سرکاری بینک	17.0	71.2	17.8	71.2	18.3	79.1
ملکی نجی بینک	11.4	82.5	10.4	85.2	9.3	89.8
غیر ملکی بینک	10.1	101.1	7.6	102.0	7.8	100.4
کمرشل بینک	12.6	79.4	11.9	80.9	11.1	86.3
تخصیصی بینک	25.5	62.3	23.3	61.1	18.9	59.3
تمام بینک	13.0	78.4	12.3	79.8	11.4	84.9

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

کے دوران تیزی سے بڑھا ہے۔

دوسری طرف ملکی نجی بینکوں کا متعدی تناسب جو 2013ء میں 11.4 فیصد تھا، 2015ء میں گر کر 9.3 فیصد ہو گیا۔ ملکی نجی بینک انتظام خطرہ قرض کے معاملے میں سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں سے بہتر ہیں۔

جہاں تک بیرونی بینکوں کا تعلق ہے، تو 2015ء میں ان کا متعدی تناسب 20 بیس پوائنٹس بڑھ گیا جس کا اہم سبب قرضوں میں حسب تناسب زائد کی (سال بسال 35 فیصد) ہے بہ نسبت غیر فعال قرضوں میں کمی (سال بسال 33 فیصد)۔ بہر حال تمام زمروں میں سے بیرونی بینکوں کا غیر فعال قرضوں کا تناسب پست ترین ہے۔

حجم کے لحاظ سے دیکھا جائے تو بڑے اور چھوٹے بینکوں کے متعدی تناسبات 2013ء سے بتدریج بہتر ہوئے ہیں قطع نظر اس کے کہ ان کی شیئر ہولڈنگ کیا ہے (جدول 2.2)۔ تاہم درمیانے حجم کے بینکوں<sup>56</sup> کے غیر فعال قرضوں کا خام تناسب بڑھا ہے، یہ بینک اپنے متعدی تناسب کم کرنے کے لیے کوشاں ہیں اور انہیں بینکاری صنعت کی اوسط تک لانا چاہتے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے بعض بینک معیار رکھنے والے قرض گیروں کو راغب کرنے میں

<sup>56</sup> 2015ء کے خاتمے پر درمیانے حجم کے بینکوں کا قرضوں میں حصہ 22 فیصد اور غیر فعال قرضوں کے اسٹاک میں حصہ 32 فیصد تھا۔

## جدول 2.2

بینک حجم کے لحاظ سے اثاثوں کا معیار

بینک زمرہ	2013ء		2014ء		2015ء	
	متعدی تناسب	تموین کے تحفظ کا تناسب	متعدی تناسب	تموین کے تحفظ کا تناسب	متعدی تناسب	تموین کے تحفظ کا تناسب
4 چوتھائی (بڑے)	12.2	81.6	11.8	80.4	9.8	92.0
3 چوتھائی (اوسط)	14.8	70.0	13.9	78.0	16.4	74.9
2 چوتھائی (چھوٹے)	13.1	65.8	9.9	73.5	9.5	72.2
1 چوتھائی (بہت چھوٹے)	21.1	92.9	19.6	92.4	21.2	92.5
تمام بینک	13.0	78.4	12.3	79.8	11.4	84.9

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

ناکام ہیں چنانچہ ان کے پچھلے قرضے برقرار ہیں۔ اس کے علاوہ تشویش کا ایک سبب یہ ہے کہ بینکوں کا یہ زمرہ تموین کے تحفظ کا پست تناسب رکھتا ہے۔

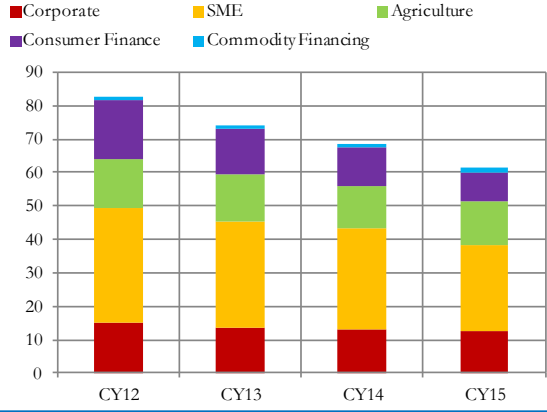
جو بینک پست ترین چوتھائی میں آتے ہیں (بہت چھوٹے حجم کے) ان کا غیر فعال قرضوں کا تناسب بھی کافی بلند (21.2 فیصد) ہے تاہم ان کے پاس کافی تحفظ (92.5 فیصد) بھی ہے۔ چنانچہ یہ بینک اپنے بہت محدود اثرات کی بنا پر (جو قرضوں میں 2 فیصد حصے اور غیر فعال قرضوں میں 3 فیصد حصے کے حامل ہیں) اور غیر فعال قرضوں کے مناسب تحفظ کے باعث کسی بڑے خطرے کا سبب نہیں بن سکتے۔

کارپوریٹ ادارے کم بڑے خطرہ ہوتے جا رہے ہیں جبکہ ایس ایم ای ادارے اپنی بہتری کے باوجود بلند خطرہ قرض کے حامل ہیں....

بیشتر زمروں (کارپوریٹ، ایس ایم ای ادارے، صارفین) کے غیر فعال قرضوں کا تناسب 2012ء سے بہتر ہوا ہے (شکل 2.2)۔ کارپوریٹ اداروں کے غیر فعال قرضوں کا تناسب 2012ء میں 15 فیصد تھا جو 2015ء میں گر کر 12.3 فیصد رہ گیا۔ اگرچہ یہ تناسب بھی بلند ہے تاہم کمی کارحجان حوصلہ افزا ہے۔ اگر کارپوریٹ اداروں کا متعدی تناسب بدستور کم ہوتا رہے تو اس سے بینکوں کو نہ صرف یہ ترغیب ملے گی کہ وہ زیادہ خطرہ مول لیں بلکہ خود کارپوریٹ اداروں کو بھی مناسب شرحوں پر قرضہ لینے میں مدد ملے گی۔

## شکل 2.2: ایس ایم ای شعبے کا متعدد تناسب بلند ترین ہے

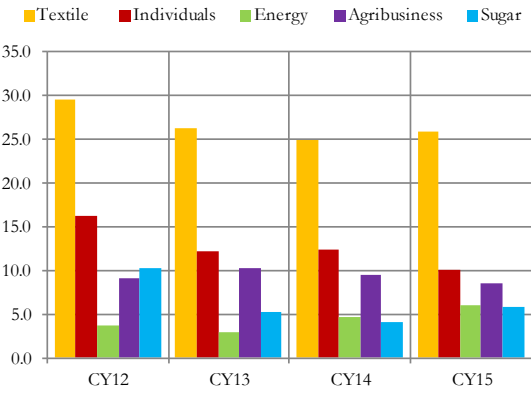
Infection Ratio by Major Segments  
(Percent)



Source: FSD, SBP

## شکل 2.3: ٹیکسٹائل شعبے کا حصہ سب سے زیادہ اور متعدد تناسب بلند ترین ہے

Infection Ratio of Major Sectors  
(Percent)



Source: FSD, SBP

گرنے کے اسباب بین الاقوامی منڈی میں اجناس کی پست قیمتیں، عالمی طلب میں سست روی، اور توانائی کی قلت بھی ہیں۔ اکتشاف کے لحاظ سے یہ شعبہ سب سے بڑا ہے چنانچہ ٹیکسٹائل کے بلند متعدد تناسب کے نظامیاتی مضمرات ہیں (دیکھیے باکس 2.1)۔

شکر کا شعبہ اگرچہ اکتشاف کے لحاظ سے بڑا نہیں ہے (2015ء میں 2.72 فیصد) تاہم دیگر وجوہات کی بنا پر اہمیت رکھتا ہے، اور اس شعبے نے شکر کی اضافی پیداوار اور شکر کے پست بین الاقوامی نرخوں کے تناظر میں متعدد تناسب میں معمولی اضافہ دکھایا ہے۔ تاہم شکر کا شعبہ اپنے قلیل حصے کے پیش نظر بینکوں کے لیے محدود نظامیاتی خطرے کا باعث ہے (باکس 2.2)۔

ان دو شعبوں سے قطع نظر، توانائی کے شعبے کے قرضے 9.7 فیصد بڑھے جبکہ اس کا متعدد تناسب گذشتہ سال کے مقابلے میں 1.3 فیصد بگڑ گیا۔ توانائی کے شعبے کا بینکوں کے لیے اکتشاف بڑھتا جا رہا ہے اور گردش قرضے کا مستقل مسئلہ بھی ہے،<sup>59</sup> چنانچہ بینکوں کو توانائی کے شعبے میں ناقص قرضوں (bad debts) کا بوجھ بڑھنے سے روکنے کے لیے خطرے کی نگرانی اور خطرہ کم کرنے کا موزوں طریقہ کار اپنانے کی ضرورت ہے۔

گھٹتے ہوئے نئے غیر فعال قرضوں اور تمویں کے بہتر حفاظتی تناسب سے بینکوں کی لچک بڑھ گئی ہے ...

چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری ادارے (ایس ایم ای) 2015ء میں بلند ترین متعدد تناسب (26 فیصد) کے حامل تھے اور قرضہ جاری کرنے کے حوالے سے یہ شعبہ بینکوں کے لیے اب بھی سب سے پرخطر ہے۔ ماضی سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے کہ ایس ایم ای اداروں کے غیر فعال قرضے نسبتاً زائد ہوتے ہیں جس کی وجہ ان کی مخصوص زدپذیری مثلاً مالی وسائل کی قلت، محدود تکنیکی جدت اور تربیت کی کمی ہے۔<sup>57</sup> تاہم حال میں بنیادی ماحول میں کچھ بہتری آئی ہے خصوصاً قرض گیری کی لاگت، چنانچہ توقع ہے کہ ایس ایم ای ادارے بہتر کارکردگی دکھائیں گے اور ان کے متعدد تناسب میں کمی کارخانہ جاری رہے گا۔

بڑھتے ہوئے غیر فعال قرضوں سے ٹیکسٹائل، شکر، اور توانائی کے شعبوں میں ارتکاز کا خطرہ بڑھ جاتا ہے ...

ارتکاز کے معاملے میں ٹیکسٹائل شعبہ بڑے شعبوں میں سے ایک ہے کیونکہ مجموعی قرضوں میں اس کا حصہ اب بھی خاصا زیادہ ہے (2015ء میں 14.3 فیصد) اگرچہ یہ کم ہوتا جا رہا ہے۔<sup>58</sup> اس کے برعکس متعدد تناسب گذشتہ تین برسوں کے دوران کم و بیش رُکا رہا ہے اور 2015ء میں 26 فیصد کے لگ بھگ ہے (شکل 2.3)۔ ٹیکسٹائل شعبے میں مستقل خطرے کے باعث قرض گار ادارے اسے زیادہ پرخطر سمجھتے ہیں۔ 2015ء میں ٹیکسٹائل شعبے کو قرضے 3.8 فیصد (سال بسال) گر گئے ہیں۔ اس شعبے کی قرضے کی طلب

<sup>57</sup> پاکستان میں ایس ایم ای کی صورت حال، اسپیڈا کا مضمون (www.smeda.org)

<sup>58</sup> 2012ء میں مجموعی قرضوں میں ٹیکسٹائل شعبے کے قرضوں کا تناسب 16.7 فیصد تھا جبکہ 2013ء میں 17.3 فیصد اور 2014ء میں 16.1 فیصد تھا۔

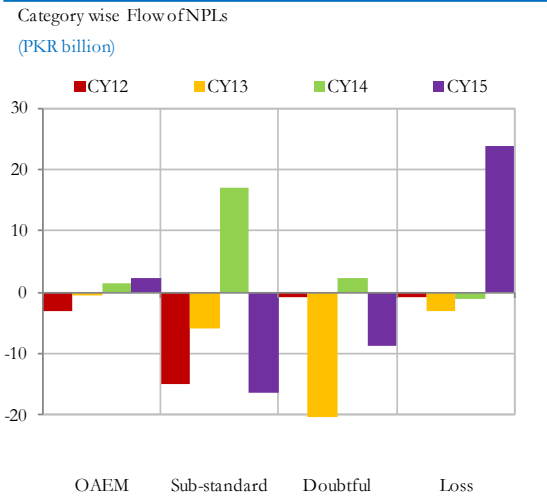
<sup>59</sup> منقولی شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ گردش قرضہ باعث تشویش رہا ہے۔

فیصد بڑھی۔<sup>60</sup> قیمت فروخت لازم، جس کی قبل ازیں اسٹیٹ بینک نے اجازت دی تھی،<sup>61</sup> کے فائدوں کی بندر توجہ تخفیف سے مخصوص تمویں کے حجم میں اضافہ کرنے کی ترغیب ملی۔ نیز، غیر معیاری اور مشکوک قرضوں کی خسارے کے زمرے میں منتقلی کے نتیجے میں بھی تمویں کی مجموعی ضروریات میں اضافہ ہوا۔

خسارے کے زمرے میں ناقص قرضوں کے بڑھنے سے قرض گاری کی لاگت بڑھ سکتی ہے ...

تشویش کا ایک سبب یہ ہے کہ غیر فعال قرضوں کے اجزائے ترکیبی زمرہ خسارہ کی طرف مائل ہیں جس کا مجموعی ناقص قرضوں میں بہت بڑا حصہ (86 فیصد) ہے (شکل 2.6)۔ 2015ء میں 24 ارب روپے کی اضافی رقم زمرہ خسارہ میں شامل ہو گئی۔ تاہم اس بنا پر کہ قرضوں کا زمرہ خسارہ عام طور پر مکمل زیر تحفظ ہوتا ہے (519 ارب روپے) خطرہ قرض کسی حد تک کم ہو گیا۔ اس سے قطع نظر، بینکوں کو یہ یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ ناقص قرضوں کا ڈھیر جمع ہونے دیں، خطرہ قرض کی قدر پیمائی اور اپنی نگرانی کا عمل بہتر بنائیں۔ ناقص قرضے بڑھنے سے قرض گاری کی لاگت بڑھے گی جو بالآخر صارفین ہی پر عائد کی جائے گی۔

### شکل 2.6: غیر فعال قرضوں کے اجزائے ترکیبی کا چھکاو خسارے کی طرف ہے



Source: FSD, SBP

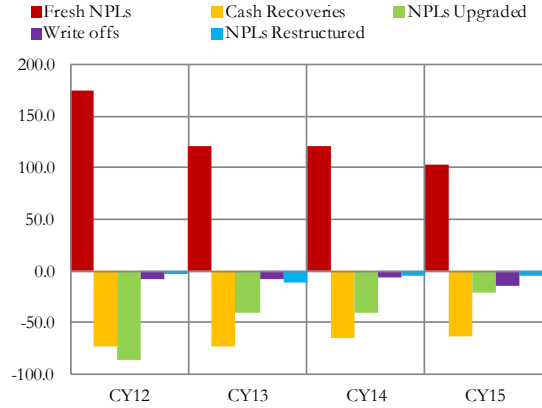
<sup>60</sup> مجموعی تمویں مطلوبہ تمویں سے بڑھ گئی، کیونکہ بینک مختلف محتاطیہ ضوابط کے تحت عمومی تمویں تشکیل دیتے ہیں، خاص طور پر صارفی قرضے کا جزدان، تاکہ اس بزنس کی اقتصادی نوعیت سے وابستہ خطرات سے بینکوں کو محفوظ رکھا جائے۔ صارفی قرضے کے محتاطیہ ضوابط کے آر 4 ضابطے میں بینکوں سے کہا گیا ہے کہ وہ مکمل طور پر محفوظ صارفی جزدان کے کم از کم 1.5 فیصد کے مساوی عمومی ذخیرہ محفوظ رکھیں، جبکہ غیر محفوظ صارفی جزدان کا 5 فیصد اس مقصد سے محفوظ رکھیں۔

<sup>61</sup> بی ایس ڈی سرکل نمبر 1 برائے 2011ء

### شکل 2.4: نئے غیر فعال قرضوں کی آمد خاصی گھٹ گئی

Fresh NPLs & Total Recovery

(PKR billion)



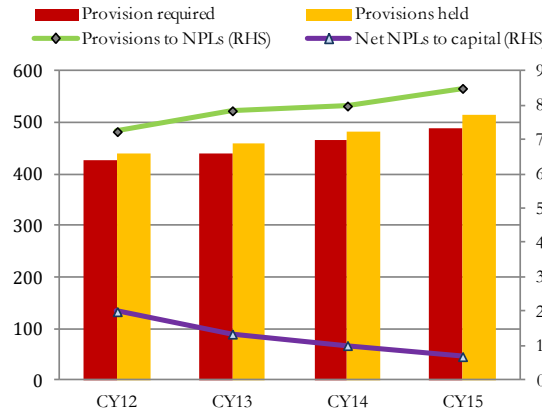
Source: FSD, SBP

### شکل 2.5: زیر تحویل تمویں مطلوبہ تمویں سے زائد ہے

Provisions against NPLs

(PKR billion)

(Percent)



Source: FSD, SBP

رقوم کی وصولیوں اور بینکوں کی طرف سے وصولی کی بہتر کوششوں کی بنا پر نئے غیر فعال قرضوں کی آمد 2012ء سے گھٹ رہی ہے (شکل 2.4)۔ 2015ء میں غیر فعال قرضوں میں 103 ارب روپے کا اضافہ ہوا جو کہ 2012ء کی بلند ترین سطح 175 ارب روپے سے 41 فیصد کم ہے۔ اس کے علاوہ تمویں کا حفاظتی تناسب 2015ء میں بہتر ہو کر 85 فیصد ہو گیا ہے جو کہ 2014ء میں 80 فیصد اور 2013ء میں 78 فیصد تھا (شکل 2.5)۔

ناقص قرضوں کے لیے بینکوں کی تحویل میں موجود تمویں میں اضافہ دونوں وجوہات سے ہوا یعنی مخصوص تمویں بڑھنے سے بھی، جو (سال بسال) 5.2 فیصد بڑھی اور عمومی تمویں بڑھنے سے بھی، جو 2015ء میں (سال بسال) 41

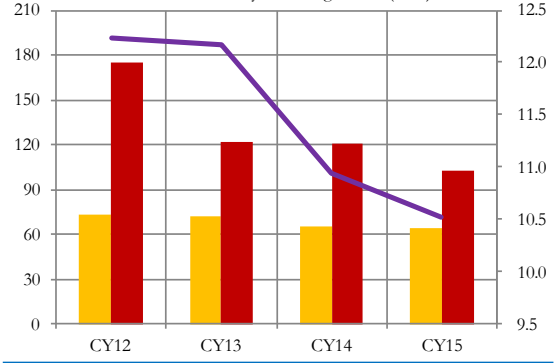
## غیر فعال قرضوں کی رقوم کی وصولی 2013ء کے بعد کم ہونے لگی....

نقد رقوم کی مجموعی وصولیاں پست ہونے لگی ہیں اور 2015ء میں وہ 2 فیصد کمی سے 63.7 فیصد تک جا پہنچی ہیں (شکل 2.7)۔ وصولی اور اوسط غیر فعال قرضوں کا باہمی تناسب بھی گر گیا ہے، 2013ء میں یہ 12.2 فیصد تھا اور 2015ء میں 10.5 فیصد ہو گیا۔ ناقص قرض وصول کرنے کی قانونی کارروائی کی طوالت اور بعض بینکوں کی جانب سے ناکافی کوششیں وصولیوں میں سست روی کی بڑی وجوہات ہیں۔ نیز، غیر فعال قرضوں کے بھاری حجم کا مستقلاً زمرہ خسارہ میں رہنے کا مطلب یہ ہے کہ مزید وصولی کے امکانات بے حد کم ہیں۔

### شکل 2.7: رقوم کی وصولی بتدریج گھٹ رہی ہے

Cash Recovery & Flow of Fresh NPLs

(PKR billion) Cash Recovery Against NPLs (Percent)  
Fresh NPLs  
Recovery to Average NPLs (RHS)



Source: FSD, SBP

2015ء کے دوران رقوم کی مجموعی وصولی میں بڑے نجی بینکوں کا خاصا زیادہ یعنی 65 فیصد حصہ رہا جبکہ تخصیصی بینکوں اور غیر ملکی بینکوں کا حصہ بالترتیب 22 فیصد اور 13 فیصد رہا۔ سرکاری شعبے کے کمرشل بینکوں کی کارکردگی پھر ناقص رہی، مجموعی وصولی میں ان کا حصہ ایک فیصد سے بھی کم تھا۔

## صارفی مالکاری کی مختلف پراڈکٹس میں سے رقوم کا متعدی تناسب بلند ترین ہے ...

صارفی مالکاری کے دیگر تمام زمروں میں، ماسوائے پائیدار صارفی اشیاء کے، متعدی تناسب میں بہتری آئی۔ غیر فعال قرضوں کے حجم میں 15 فیصد کمی واقع ہوئی جس کے نتیجے میں 2015ء میں متعدی تناسب 8.7 فیصد کی پست سطح پر رہا (جدول 2.3)۔

2015ء میں رہن قرضوں کا متعدی تناسب سب سے زیادہ (25 فیصد) رہا ہے۔ تاہم مجموعی بینک قرضوں میں رہن کا حصہ ایک فیصد سے بھی کم

## جدول 2.3

صارفی قرضوں کے غیر فعال قرضوں کا تناسب

2015ء		2014ء		فیصد
متعدی	حصہ	متعدی	حصہ	
9.7	7.4	10.5	7.8	کریڈٹ کارڈ
2.8	28.3	5.1	24.1	گاہکی قرضے
21.0	0.1	20.3	0.1	پائیدار صارفی اشیاء
24.8	16.2	27.0	17.8	رہن قرضے
6.5	48.0	9.5	50.2	دیگر ذاتی قرضے
8.7	100.0	11.6	100.0	مجموعہ

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

ہے۔ بینکوں کو درپیش متعدد ساختی مسائل بلند متعدی تناسب کا سبب قرار دیے جاسکتے ہیں جیسے مرہونہ شے کی ضبطی (foreclosure) کے کمزور قوانین، طویل عدالتی کارروائیاں، دستاویزی عمل کی غیر خود کاریت (non-automation) اور مختلف ہاؤسنگ اسکیموں کے طریقہ کار کا جدا جدا ہونا۔

## خطے میں پاکستان کے غیر فعال قرضے سب سے زائد اور حفاظتی تناسب بھی سب سے زائد ہے ...

علاقائی تقابلی سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان کا خام متعدی تناسب سب سے زائد ہے (جدول 2.4)۔ اس کی بڑی وجہ دیرینہ مسائل<sup>62</sup> ہیں کیونکہ حالیہ برسوں میں نئے غیر فعال قرضوں کی آمد کم ہوئی ہے۔ طویل مدت سے واجب الادا قرضے قلمزد کرنے میں قانونی رکاوٹیں حائل ہیں اور قانونی عمل نہایت طویل ہوتا ہے چنانچہ بینک اپنے ناقص قرضے اپنے مالی گوشواروں سے خارج کرنے سے گریزاں ہیں۔ قرضے قلمزد کرنے کی ایک محتاط پالیسی اپنائی جائے اور رقم وصول کرنے کی مخلصانہ کوششیں کی جائیں تو اس صورت حال کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

تاہم پاکستان کی صنعت بیکاری غیر فعال قرضوں کی تمویں کی مناسب سطح برقرار رکھتی ہے جو کہ نچلے میں بلند ترین ہے (جدول 2.4)۔ اس کے سبب مستقبل قریب میں کسی نظامیاتی خطرے کا امکان نہیں۔

<sup>62</sup> غیر فعال قرضوں کی قدامت کے تجربے سے پتہ چلتا ہے کہ خسارے کے زمرے میں آنے والی رقم میں 40 فیصد سے زائد وہ ہے جو 5 سال سے پرانی ہے جس کی وصولی کے امکانات معدوم ہیں۔

## جدول 2.4

متدی تناسب اور حویں کے تحفظ کا تناسب

شہر	ملک	2013*	2014*	2015**	2013*	2014*	2015**
		متدی تناسب		کورج کا تناسب			
		فیصد					
1	پاکستان	13	12	12	78	80	82
2	بنگلہ دیش	9	9	9.3**	44	42	37
3	بھارت	4	4	5	47	49	49
4	انڈونیشیا	2	2	3	51	51	51
5	سری لنکا	6	4	4			
	انکا				40	42	38

\* ستمبر 2015ء، ماسوائے بنگلہ دیش

\*\* جون 2015ء

ماخذ: ایف ایم آئی (http://data.imf.org)

قرضے کے دھچکوں کے نتائج اطمینان بخش رہے، تاہم چند پہلوؤں سے تشویش موجود ہے ...

قرض گیروں کے لحاظ سے ارتکاز کی جانچ کے لیے دیے گئے مختلف مفروضی دھچکوں سے حوصلہ افزا نتائج نہیں ملے، تقریباً ایک تہائی بینک شرح کفایت سرمایہ کے ملکی نشانے کی عدم تعمیل کے زمرے میں آگئے۔ دوسری طرف، تاریخی ڈیٹا کی بنیاد پر قرضے کے دھچکے بینکوں کے اثاثوں کے معیار اور ادائیگی قرض کی صلاحیت کے لیے زیادہ خطرہ نہیں بنتے۔ دباؤ کی جانچ پر باب 3 میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

اقتصادی حالات میں بہتری سے مستقبل میں خطرہ قرضہ پست ہو جائے گا ...

اقتصادی حالات میں بہتری اس بات کا اشارہ دے رہی ہے کہ مستقبل میں ناقص قرضوں کے اکٹھا ہونے کے خطرات کم ہیں۔ معیشت بحالی کی سمت گامزن ہے، پست شرح سود کے ماحول میں نجی شعبے کو قرضہ بڑھ رہا ہے، بڑے پیمانے کی اشیاء سازی پھل پھول رہی ہے، امن وامان کی صورت حال بہتر ہو رہی ہے، اور توانائی کی قلت پہلے سے کم شدید ہے۔ تیل کے نرخوں میں کمی سے زر مبادلہ کے ذخائر کو مطلوبہ مدد فراہم ہو رہی ہے اور اس طرح پیداواری لاگت کم کرنے میں مدد مل رہی ہے۔ چنانچہ توقع یہی ہے کہ مستقبل میں بینکوں کو سازگار معاشی حالات میسر ہوں گے جس سے ممکن ہے کہ خطرہ مول لینے کے حوالے سے ان کا رویہ تبدیل ہو جائے۔

اس سے قطع نظر، پرانے غیر فعال قرضوں کا واجب الادا حجم اور رقوم کی سست وصولیابی خطرہ قرض کے لیے تشویش کا باعث ہیں۔

## خطرہ سیالیت

بینکوں کی سیالیت کا خاکہ منڈی میں ہونے والی تبدیلیوں اور رقوم کی صورت حال دونوں سے تشکیل پاتا ہے۔

منڈی کی سیالیت: ایس بی پی ٹارگٹ ریٹ کی آمد کے بعد سے قدرے سکون ہے ...

اسٹیٹ بینک منڈی کی سیالیت کے بہتر انتظام کی خاطر مئی 2015ء میں اپنی شرح سود کو ریڈور میں تبدیلیاں لایا ہے۔ اسٹیٹ بینک کا بنیادی پالیسی ریٹ جو کہ ایک ٹارگٹ ریٹ ہے،<sup>63</sup> متعارف کرایا گیا، جو بالائی شرح سے 50 بیسیس پوائنٹس کم رکھا گیا ہے۔ اسی طرح شرح سود کو ریڈور کی چوڑائی بھی کم کر کے 200 بیسیس پوائنٹس کر دی گئی ہے۔<sup>64</sup> ان اقدامات اور زری گنجائش کا نتیجہ 2015ء کی دوسری ششماہی کی آمد کے قریب بازار زر کی سیالیت میں تغیر پذیری میں نمایاں کمی کی صورت میں نکلا ہے۔ تاہم یہ حیرت انگیز نہیں ہے کہ مذکورہ بالا استحکام حاصل کرنے کے لیے بازار زر کے سودوں کے حجم اور تعدد دونوں بڑھ گئے۔

بازار زر میں سکون آنے سے بینکوں کی جانب سے سیالیت کے روزمرہ انتظام کے خطرات کم ہو گئے ہیں (تفصیل کے لیے باب 7)۔

رقم پر مبنی سیالیت مستحکم رہی ...

بینکوں کی رقمی سیالیت 2015ء کے دوران مستحکم رہی ہے۔ اگرچہ غیر مرکزی واجبات (non-core liabilities)<sup>65</sup> میں اضافہ ہوا، تاہم رقمی آمیزے میں امانتوں کو مرکزی حیثیت حاصل رہی۔

سرکاری تمسکات میں طویل مدتی سرمایہ کاری بڑھنے کے پیش نظر بینکوں نے معینہ امانتیں اکٹھا کرنے کی کوششیں کی ہیں تاکہ عرصیتیں پوری کی جاسکیں۔ رقوم کی سیالیت کے اظہار بے زیر جائزہ مدت کے دوران بحیثیت مجموعی بہتر ہوئے۔

<sup>63</sup> واضح رہے کہ یہ ٹارگٹ ریٹ بازار زر کے شبینہ ریپورٹ کے لیے ہے جس میں اسٹیٹ بینک (بازار زر کے سودوں کے ذریعے) سیالیت کا بندوبست کرتا ہے تاکہ او این آر کا ٹارگٹ ریٹ کے قریب رہنا یقینی بنایا جائے۔

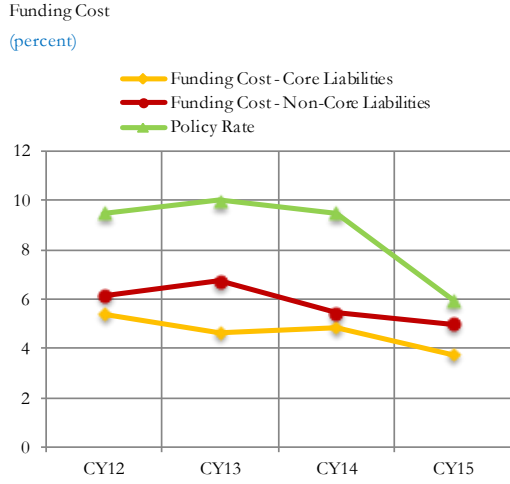
<http://www.sbp.org.pk/dmmd/2015/C9.htm>

<sup>64</sup> اس کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک نے ایس بی پی ریپورٹ اور ریپو سہولتوں تک بار بار رسائی (ایک

سہ ماہی میں 7 بار) پر عائد جرمانہ بھی واپس لے لیا۔

<sup>65</sup> صارفین کی امانتیں مرکزی واجبات ہوتے ہیں جبکہ دیگر تمام واجبات کو غیر مرکزی واجبات کہا جاتا ہے۔

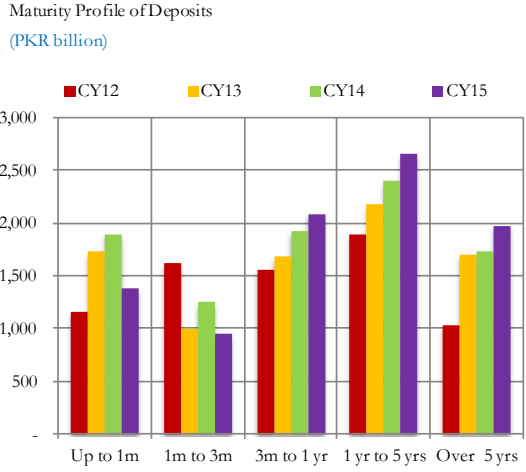
## شکل 2.9: غیر مرکزی واجبات کی لاگت بلند تر رہی



Source: FSD, SBP

2015ء کے دوران بینکوں کے سیال اثاثوں کا خاکہ تبدیل نہیں ہوا ہے جبکہ

## شکل 2.10: طویل مدتی اثاثوں میں متواتر نمو ہوئی



Source: FSD, SBP

سرکاری تمسکات ان کے سب سے بڑے جزی کے طور پر برقرار رہے (شکل 2.11)۔ مجموعی سیال اثاثوں میں سرکاری تمسکات کا حصہ 2015ء میں بڑھ کر 83.1 فیصد ہو گیا ہے جو 2014ء میں 80.7 فیصد اور 2013ء میں 75.1 فیصد تھا۔

2014ء میں یہ دیکھا گیا تھا کہ طویل مدتی تمسکات میں سرمایہ کاری کی طرف رجحان بڑھا کیونکہ اُس وقت شرح سود میں کمی متوقع تھی۔ اس محرک کے نتیجے میں 2014ء کے دوران مجموعی اثاثوں میں پی آئی بی کا حصہ 15.4 فیصدی درجے بڑھ گیا تھا۔

مرکزی واجبات بینکوں کی فنڈنگ کے ذرائع میں بنیادی سہارا بنیں رہیں ...

امانتوں میں 2015ء کے دوران 12.6 فیصد نمو ہوئی (2014ء میں 11 فیصد) اور وہ رقوم کی ضروریات کو پورا کرنے میں بنیادی سہارا بنے (شکل 2.8)۔

تاہم امانتوں کی نمو<sup>66</sup> میں کچھ کمی پر بینک غیر مرکزی واجبات کی طرف جانے پر مجبور ہوئے تاکہ اپنے اثاثوں (قرضے اور سرمایہ کاریوں) کی نمو کا بندوبست کر سکیں۔ یہ بات 2015ء کے دوران قرض گیری میں 76.4 فیصد اضافے سے واضح ہے جبکہ 2014ء میں یہ اضافہ 38.4 فیصد رہا تھا۔ بحیثیت مجموعی، غیر مرکزی واجبات کا حصہ 2015ء میں بڑھ کر 20.3 فیصد ہو گیا ہے جو 2014ء میں 16.6 فیصد تھا۔ اس اضافے کے باوجود فنڈنگ کا کوئی نمایاں خطرہ موجود نہیں کیونکہ اکثر غیر مرکزی واجبات محفوظ قرض گیری پر مشتمل ہیں۔

... جبکہ غیر مرکزی واجبات کی فنڈنگ لاگت بلند رہی

صارفین کی امانتیں بینکوں کے لیے ہمیشہ سے رقوم کا سستا ذریعہ رہی ہیں، جبکہ غیر مرکزی واجبات کو مہنگا سمجھا جاتا ہے (شکل 2.9)۔ 2015ء کے دوران مرکزی واجبات کی لاگت بھی شرح سود میں مسلسل کمی کے ساتھ گر گئی۔ دوسرے طرف، غیر مرکزی واجبات کی لاگت میں کمی، 2014ء کے مقابلے میں قرض گیری کے بلند حجم کی بنا پر پست ہو گئی۔

طویل مدتی امانتوں میں متواتر نمو ہوئی ...

بینک چونکہ طویل مدتی تمسکات میں زیادہ رقم لگا رہے ہیں اس لیے وہ طویل مدتی امانتیں جمع کرنے کی بھی کوشش کر رہے ہیں۔ 2015ء کے دوران معینہ امانتیں 6.9 فیصد (سال بسال) بڑھیں۔ امانتوں کے عرصیتی خاکے سے بھی پتہ چلتا ہے کہ تین ماہ سے زائد عرصیت والی امانتیں بڑھ گئی ہیں جبکہ تین ماہ سے کم عرصیت رکھنے والی امانتیں گھٹ گئی ہیں (شکل 2.10)۔

سیال اثاثوں کا خاکہ تبدیل نہیں ہوا ہے ...

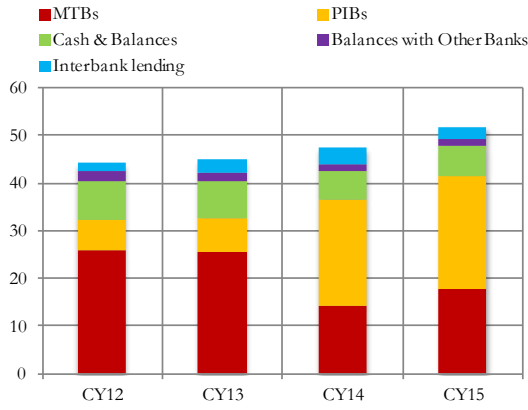
<sup>66</sup> 2013ء اور 2012ء کے گزشتہ دو برسوں میں امانتوں میں سال بسال نمو بالترتیب 14 فیصد اور 17 فیصد تھی۔

## جھوٹے بینکوں کے پاس نسبتاً پست سیالیت تھی ...

بینکوں کے سیال اثاثوں کا ان کے مجموعی اثاثوں سے تقابل یہ بتاتا ہے کہ

### شکل 2.11: رقمی سیالیت مزید بہتر ہوئی

Liquid Assets as a percentage of Total Assets  
(percent)



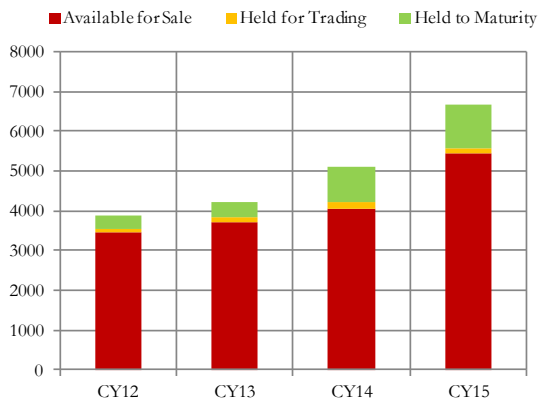
Source: FSD, SBP

2015ء کے دوران سیالیت کے اعتبار سے تمام بینک یکساں سطح پر نہیں ہیں (جدول 2.5)۔ بعض ابھرتے ہوئے بینک (بشمول تین اسلامی بینک) دوسرے چوتھائیے (چھوٹے بینک) میں آئے جن کے پاس، قرضے کی نمو اور برانچوں میں توسیع کی بنا پر سیال اثاثوں کی بدستور پست ترین رقم تھی۔

مزید برآں، اعلیٰ معیار کے شریعت کے پابند قرضہ جاتی آلات کی قلت اور

### شکل 2.12: بینک 'دستیاب برائے فروخت' زمرے کو ترجیح دیتے رہے

Government Securities by Category  
(PKR billion)



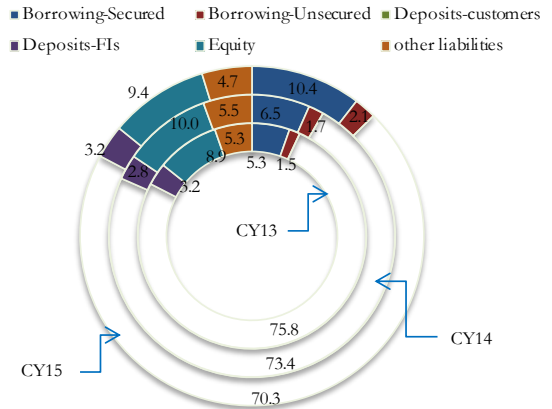
Source: FSD, SBP

ایسے آلات کے لیے سادہ ثانوی بازار بھی اسلامی بینکوں کی راہ میں رکاوٹ

دوسری طرف 2015ء میں بینکوں نے پی آئی بی کے ساتھ ساتھ ایم ٹی بی میں

### شکل 2.8: اثاثوں رقوم کے حصول کا بدستور اہم ذریعہ ہیں

Funding structure  
(percent)



Source: FSD, SBP

بھی خاصی سرمایہ کاری کی ہے کیونکہ آئندہ کی شرح سود کے بارے میں وہ پُر یقین نہیں تھے۔ 2015ء کے دوران سرمایہ کاروں میں پی آئی بی اور ایم ٹی بی دونوں کا حصہ بحیثیت مجموعی بڑھ گیا ہے۔

## ... بینک اپنے بیشتر خطرے سے پاک سرکاری تمسکات کو زمرہ 'دستیاب برائے فروخت' میں رکھتے آئے ہیں

بینکوں نے اپنے زیادہ تر تمسکات سرمایہ کاری کے زمرہ 'دستیاب برائے فروخت' میں رکھ کر سیالیت کی اپنی ترجیح کو برقرار رکھا ہے، جس سے وہ اپنی سیالیت کی ضروریات بہتر طور پر پوری کرنے کے قابل ہوئے۔ اس کے علاوہ دستیاب برائے فروخت تمسکات پر نفع / نقصان کی باز قدر پیمائی نفع اور نقصان کے گوشوارے پر کوئی اثر نہیں ڈالتی۔ بینکوں کے 95 فیصد ایم ٹی بی، اور 71 فیصد پی آئی بی 2015ء کے اختتام پر زمرہ دستیاب برائے فروخت میں موجود ہیں (شکل 2.12)۔

بینکوں نے گذشتہ دو برس کے دوران سرمایہ کاری سے اپنی آمدنی محفوظ بنانے کے لیے زمرہ دستیاب برائے فروخت کے علاوہ محفوظ تاجر صیت (Held to Maturities) کا بھی رخ کیا ہے اور اس میں کچھ سرمایہ کاری کی<sup>67</sup> جس میں بیشتر پی آئی بی ہیں۔ اس تنوع کی وجوہات کو پین کی بلند شرح اور شرح سود مزید کرنے کی توقعات تھیں۔

<sup>67</sup> عام سرمایہ کاروں میں محفوظ تاجر صیت کا حصہ گذشتہ دو برسوں کے دوران تقریباً 17 فیصد رہا جبکہ 2013ء میں 9 فیصد رہا تھا۔

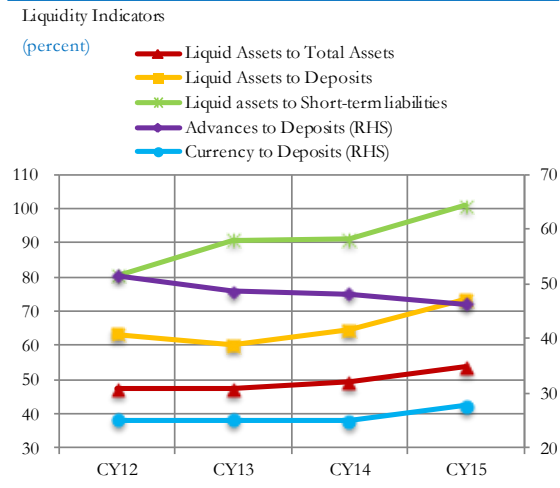


ثابت پہلو یہ ہے کہ ”ایک ماہ سے تین ماہ“ اور ”چھ ماہ سے ایک سال“ عرصیتوں کے لیے اثاثوں پر ضمانتی تحفظ بہتر ہوا۔ اس میں سے موثر الذکر کی بڑی وجہ بینکوں کی طرف سے گذشتہ دو سال کے دوران جمع کیے گئے طویل مدتی تمسکات کے زائد اثاثہ کو قرار دیا جاسکتا ہے۔

### سیالیت کے اظہارے مضبوط رہے ...

2015ء کے دوران بینکوں کے نصف سے زائد اثاثے سیال اثاثوں کے زمرے میں آگئے ہیں، چنانچہ سیال اثاثوں کے تمام اظہارے بہتر ہوئے (شکل 2.14)۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک کے پاس بینکوں کے جو سیال اثاثے لازمی شرح سیالیت کے تحت رکھے جاتے ہیں وہ 24 فیصد کی مطلوبہ سطح (بشمول 5 فیصد مطلوبہ نقد محفوظ) سے خاصے بلند رہے (شکل 2.15)۔ 2015ء کے اختتام پر یہ تناسب 50.8 فیصد تھا جبکہ گذشتہ سال 46.8 فیصد

### شکل 2.14: سیالیت کے اظہارے صحت مند رہے



Source: FSD, SBP

### جدول 2.5

بینک ختم کے لحاظ سے سیالیت (فیصد)

2015	2014	2013	2012	بینک زمرہ
سیال اثاثے لحاظ مجموعی اثاثے				
فیصد				
55.4	51.5	48.4	47.2	چوتھا نمبر (بڑے)
51.8	42.6	41.9	45.8	چوتھا نمبر 3 (اوسط)
45.7	45.9	45.8	50.6	چوتھا نمبر 2 (چھوٹے)
54.1	48.5	58.3	57.0	چوتھا نمبر 1 (بہت چھوٹے)
<b>53.8</b>	<b>49.2</b>	<b>47.3</b>	<b>47.4</b>	<b>تمام بینک</b>

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

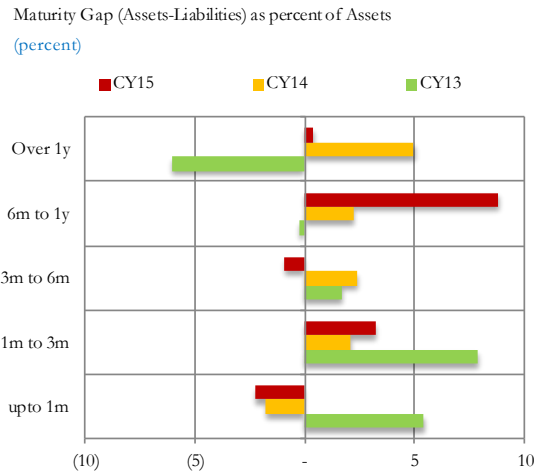
ہیں۔ دوسری طرف، بڑے بینکوں کے پاس سیال اثاثوں کی بلند ترین رقوم تھیں۔ مارکیٹ میں اپنی وسیع موجودگی کی بنا پر وہ پست لاگت کی

امانتیں حاصل کر سکتے تھے چنانچہ انہیں سیال اثاثوں کا نسبتاً بڑا اثاثہ جمع کرنے میں مدد ملی۔

تیس روزہ کے معاملے میں اثاثوں پر ضمانتی تحفظ منفی رہا ...

اثاثوں اور واجبات کی عرصیت کی مطابقت کے حوالے سے بینک ایک ملی جلی تصویر پیش کرتے ہیں۔ 2015ء کے دوران تیس روزہ عرصے میں بینک قلت کا شکار ہو گئے ہیں کیونکہ اس مدت میں عرصیت پوری کرنے والی امانتیں اثاثوں سے بڑھ گئی ہیں۔ اس کے مقابلے میں ”ایک مہینے تک“ کے اثاثوں پر ضمانتی تحفظ (GAP) 2014ء میں بھی منفی ہے اگرچہ کہ 2015ء سے کچھ کم ہے۔ اسی طرح ”تین ماہ سے چھ ماہ“ کے اثاثوں پر بھی ضمانتی تحفظ زیر جائزہ

### شکل 2.13: تیس روزہ عرصے میں جی اے پی منفی رہا



Source: FSD, SBP

مدت کے دوران منفی ہو گیا ہے (شکل 2.13)۔

اثاثوں پر مذکورہ منفی ضمانتی تحفظ کے باوجود یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ عرصیت پوری کرنے والے اثاثوں پر ضمانتی تحفظ کا تجزیہ سیال اثاثوں کے قابل فروخت ہونے کا ذمہ دار نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا، بے حد سیال سرکاری تمسکات کی بڑی رقم بینکوں کے پاس موجود تھی جس کی بنا پر زیر جائزہ پورے سال کے دوران سیالیت اطمینان بخش سطح پر رہی۔

رہا تھا۔

تاہم ان رقوم کا بیشتر حصہ عام طور پر واپس بینکوں کی بیلنس شیٹ میں امانتوں کی صورت میں درج ہو جاتا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ 2015ء کے دوران ایسا نہیں ہوا۔ بینکوں کے لین دین پر عائد ہونے والا ود ہولڈنگ ٹیکس اس حوصلہ شکنی کا ایک سبب ہو سکتا ہے۔ زیر گردش کرنسی میں اضافہ بینکوں کے لیے نیک شیگن نہیں ہے، چنانچہ بینکوں کو ایسے طریقے وضع کرنے کی ضرورت ہے کہ زائد سیالیت کے حامل امانت گزار ان کی طرف راغب ہوں اور انہیں آئندہ کے لیے مطلوبہ فنڈ دستیاب ہوں۔

### بینک سیالیت کے مختلف دھچکوں کا مقابلہ کر سکیں گے

...

سیالیت کے مختلف دھچکوں کا سامنا کرتے ہوئے بینک لچک کا مظاہرہ کریں گے۔ بینکوں پر دباؤ کی جانچ کی گئی تو نتائج سے یہ ثابت ہوا کہ مختلف قسم کے دباؤ کے حالات کے تحت بینکاری نظام اطمینان بخش طریقے سے سیالیت کے دھچکے برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مثال کے طور پر بینکوں سے اگر مسلسل پانچ دن تک بھاری امانتیں نکوائی جائیں تو سیالیت کے ان شدید دھچکوں کا ان کی قلیل مدتی سیالیت پر معمولی سا اثر پڑے گا۔ نیز، بینکوں کی سیالیت کی موزونیت (liquidity coverage ratio) <sup>70</sup> قابل قبول نشانہ '1' سے خاصی بلند رہی جس کی تشریح بازل سوم کرتا ہے۔ دباؤ کی جانچ پر باب 3 میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

### منڈی کا خطرہ

جب منڈی کی قیمتوں (شرح ہائے سود، شرح ہائے مبادلہ، اجناس کے نرخ وغیرہ) میں تیزی سے تبدیلیاں واقع ہونے سے بیلنس شیٹ پر، اور اس سے الگ پوزیشنز میں نقصانات کا امکان ہو تو اسے منڈی کا خطرہ کہتے ہیں۔ <sup>71</sup> بینکوں کا منڈی کا خطرہ 2015ء کے دوران قابل بند و بست رہا ہے۔

منفی قلیل مدتی شرح سے انریڈیز اٹانوں پر ضمانتی تحفظ اگرچہ حد کے اندر بے تاہم شرح سود بڑھی تو نوقیامت بندی کا خطرہ بڑھ سکتا ہے ...

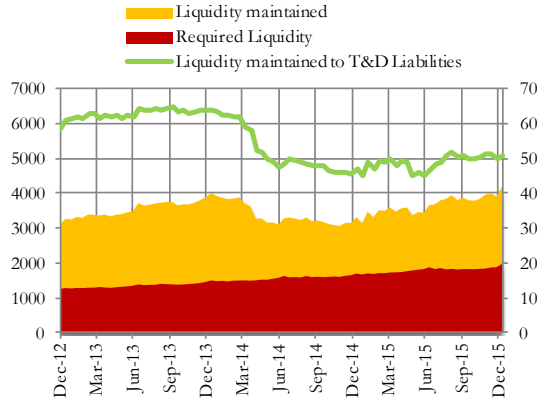
<sup>70</sup> سیالیت کی موزونیت کے تحت بینکوں پر لازم ہو گا کہ ان کے پاس بلند معیار کے کافی سیال اثاثے ہوں تاکہ وہ 30 دن کے شدید دباؤ کا مقابلہ کر سکیں۔

<sup>71</sup> تفصیل کے لیے دیکھیے یورپین بینکنگ اتھارٹی

<https://www.eba.europa.eu/regulation-and-policy/market-risk>

### شکل 2.15: بینکوں نے اضافی سیالیت برقرار رکھی

Required and Maintained Liquidity by Banks  
(PKR billion) (percent)



Source: OSED, SBP

### زیر گردش کرنسی کا بڑھنا امانتوں کی نمو کے لیے خطرہ

...

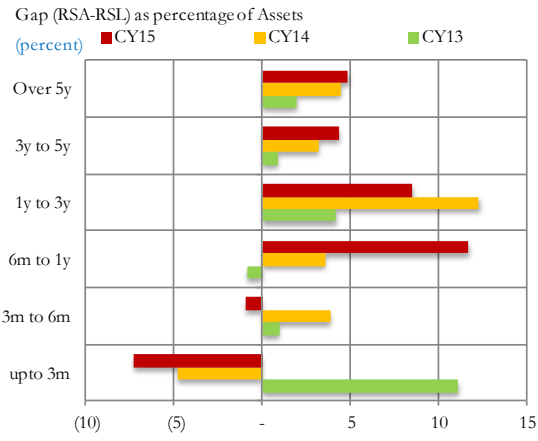
نرم زری پالیسی کے ماحول میں زیر گردش کرنسی بڑھ سکتی ہے کیونکہ رسد زری بحیثیت مجموعی بڑھ جاتی ہے۔ تاہم کارگر وساطتی عمل وہ ہوتا ہے جس میں زیر گردش کرنسی میں اضافہ نمایاں نہ ہو۔ گذشتہ برسوں کے دوران پاکستان میں زیر گردش کرنسی اور امانتوں کی شرح (CDR) میں معمولی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ <sup>68</sup> تاہم یہ شرح دسمبر 2014ء کے اختتام پر 28.5 فیصد تھی اور 4 فیصدی درجے اضافے سے یہ دسمبر 2015ء کے اختتام پر 32.5 فیصد تک جا پہنچی۔ <sup>69</sup>

زیر گردش کرنسی اور امانتوں کی شرح میں یہ اضافہ سیالیت کے حوالے سے امانت گزار کی ترجیح بتاتا ہے۔ پست شرح سود اور بلند رسد زری کے ماحول میں بچت کنندہ کی نقد رکھنے کی موقع لاگت (opportunity cost) گھٹ جاتی ہے چنانچہ وہ امانت بینک میں رکھنے کے بجائے اس کا استعمال بڑھا دیتا ہے یا بہتر منافع دینے والے اثاثوں (جیسے اسٹاک، مرکزی محکمہ قومی بچت، جائیداد کی خرید و فروخت وغیرہ) کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

<sup>68</sup> دسمبر کے خاتمے تک زیر گردش کرنسی اور امانتوں کا باہمی تناسب گذشتہ تین برسوں سے (2012ء سے 2015ء) 28.6 فیصد کے گگ بھگ ہے۔

<sup>69</sup> زیر گردش کرنسی اور امانتوں کا باہمی تناسب 18 اپریل 2016ء کو مزید بڑھ کر 35 فیصد ہو گیا ہے۔

شکل 2.16: طویل مدتی عرصیتوں کے لیے جی اے پی (آر ایس اے اور آر ایس ایل) کا فرق (مثبت رہا)



Source: FSD, SBP

2015ء کے دوران حساس نرخ اثاثوں (RSA) اور حساس نرخ واجبات (RSL) کے مابین اثاثوں پر ضمانتی تحفظ ”تین ماہ تک“ عرصیت کے زمرے میں منفی رہا (شکل 2.16)۔ نیز، ”تین ماہ سے چھ ماہ“ عرصیتوں کا اثاثوں پر ضمانتی تحفظ بھی منفی ہو گیا جو کہ 2014ء میں مثبت رہا تھا۔ اثاثوں پر ضمانتی تحفظ کا منفی رہنا مستقبل میں شرح سود بڑھنے کی صورت میں بینکوں کو نو قیمت بندی (repricing) کے خطرے سے دوچار کر سکتا ہے کیونکہ تب بینکوں کو بلند شرح سود پر قرضہ لینا پڑے گا۔ دوسری طرف، شرح سود مزید کم ہوئی تو بینک اس کا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

چھ ماہ سے زائد عرصیتوں کے لیے حساس خطر اثاثوں پر ضمانتی تحفظ جو 2014ء میں پہلے ہی مثبت تھا، 2015ء کے دوران مزید بڑھا۔ ایسا ہونے کی اہم وجہ شرح سود میں مزید کمی کی توقع ہے۔ اثاثوں پر ضمانتی تحفظ کے اتنے زیادہ مثبت ہونے کے پیش نظر خطرہ ہے کہ شرح سود بڑھنے لگی تو بینکوں کو نو قدریہائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

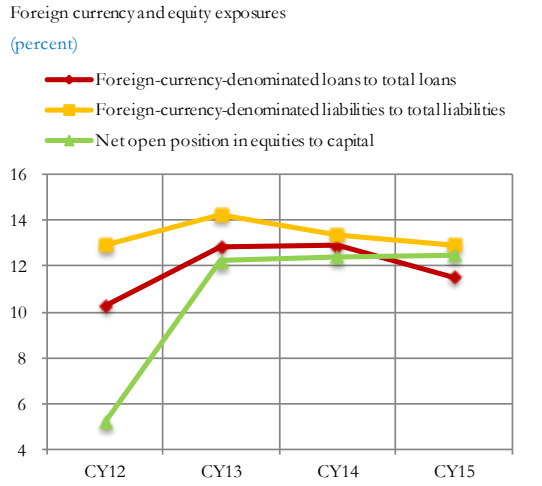
بینکوں کے زرمبادلہ اور ایکویٹی اکتشاف حد کے اندر رہے ...

زرمبادلہ اثاثے اور واجبات دونوں معمولی سے کم ہوئے ہیں، جبکہ ایکویٹی اکتشاف نے معمولی سا اضافہ دکھایا ہے۔ زرمبادلہ اور ایکویٹی اکتشاف پر عائد حد سے متعلق اسٹیٹ بینک کی محتاط پالیسیاں<sup>72</sup> بینکوں کے منڈی اکتشاف میں مذکورہ رجحانات کا بڑی حد تک سبب ہیں (شکل 2.17)۔

<sup>72</sup> کارپوریٹ / کمرشل بینکاری کے لیے محتاطیہ ضوابط آر 6 اور 5۔

<http://www.sbp.org.pk/publications/prudential/index.htm>

شکل 2.17: منڈی کا اکتشاف حد میں رہا



Source: FSD, SBP

## باکس 2.1: ٹیکسٹائل شعبے پر بینکاری اکتشاف- استحکام کے نقطہ نظر سے جائزہ

### جدول 1 ٹیکسٹائل شعبے میں بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی کی نمو

فیصد	ایل ایس ایم میں وزن	سال بسال فرق		
		م س 13ء	م س 14ء	م س 15ء
ٹیکسٹائل	20.91	1.6	1.3	0.5
دھاگہ	12.96	2.1	1.6	0.5
کپڑا	7.19	0.6	0.7	0.1
-	-	-	-	-
پٹ سن مصنوعات (گل)	0.33	9.3	1.1	7.2
اونی اور قالین دھاگہ	0.33	7.5	6	0
-	-	-	-	-
اونی اور کاتا ہوا کپڑا	0.09	3.3	10.0	11.0
-	-	-	-	-
بنا ہوا کپڑا	0.01	8.5	21.2	0.7
اونی کسل	0.00	27.0	7.3	2
مجموعی ایل ایس ایم ایشیائی	4.1	4.1	4.1	3.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

پاکستان کی معیشت میں ٹیکسٹائل شعبہ دوسرے شعبوں کے ساتھ اپنے پچھلے اور اگلے واسطوں (backward and forward linkages) کی بنا پر خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ یہ اہم شعبہ حقیقی پیداواری شعبے کے ساتھ کئی طرح سے گہرے تعلقات رکھتا ہے، یعنی (الف) برآمدی حجم میں اس کا حصہ بلند ترین ہے، (ب) افرادی قوت کا 40 فیصد سے زائد اس شعبے سے وابستہ ہے، اور (ج) ایشیائی سازی کی سرگرمیوں میں اس کی شرکت نمایاں ہے، جی ڈی پی میں اس کا تناسب 8.5 فیصد ہے۔<sup>73</sup> اس کے علاوہ پاکستان کپاس کی پیداوار میں جو تھامب سے بڑا ملک ہے<sup>74</sup> اور عالمی پیداوار میں اس کا حصہ 8.8 فیصد ہے۔<sup>75</sup> تہائی (spinning) کی صنعت کپاس کی کلیدی صارف ہے جس کی بنا پر پاکستان کپاس کی عالمی صرف میں تقریباً 10.33 فیصد حصے کا حامل ہے۔

ٹیکسٹائل شعبے کو گونا گوں دشواریوں کا سامنا ہے اور حالیہ عرصہ کے دوران گرتی ہوئی پیداوار کے باعث اس کی کارکردگی میں تخفیف دیکھی جا رہی ہے۔ ٹیکسٹائل شعبے کا بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی کا اشاریہ م س 15ء کے دوران گر کر 0.53 فیصد ہو گیا ہے<sup>76</sup> جبکہ م س 14ء میں یہ 1.32 فیصد اور م س 13ء میں 1.6 فیصد رہا تھا (جدول 1)۔ حال میں جولائی 15ء سے جنوری 16ء (سات ماہ) کے دوران ایل ایس ایم اشاریے میں سال بسال نمو 0.95 فیصد تک گری چکی ہے جو کہ گذشتہ سال کی اسی مدت کے دوران 1.05 فیصد رہی تھی۔

ٹیکسٹائل کی برآمداتی کارکردگی بھی منفی رہی ہے۔ م س 15ء میں ٹیکسٹائل اور ٹیکسٹائل کی ایشیائی برآمد 13.5 ارب ڈالر ہو گئی جو کہ م س 14ء میں 13.7 ارب ڈالر، اور م س 13ء میں 13.0 ارب ڈالر تھی (جدول 2)۔ م س 16ء کے پہلے آٹھ ماہ (جولائی تا فروری) کے دوران ٹیکسٹائل برآمدات 8.8 فیصد گر چکی ہیں اور 8.4 ارب ڈالر تک ہوئی ہیں۔ ٹیکسٹائل برآمدات میں گذشتہ چند سال سے تقریباً رک چکی نمونی وہ ممکنہ سبب ہے جس سے ٹیکسٹائل کی عالمی برآمدات میں پاکستان کا حصہ کم ہو گیا ہے، جبکہ ہمسر ملکوں (چین، بنگلہ دیش، بھارت وغیرہ) کا حصہ بڑھ رہا ہے۔<sup>77</sup>

<sup>73</sup> ماخذ: آل پاکستان ٹیکسٹائل ملازمین ایسوسی ایشن (اپٹا)۔

<sup>74</sup> <http://www.statista.com/statistics/263055/cotton-production-worldwide-by-top-countries/>

<sup>75</sup> ماخذ: COTISTICS، کپاس کا سالانہ شاریاتی خبرنامہ، جلد 44، اگست 2015ء۔

<sup>76</sup> بڑے پیمانے کی ایشیائی سازی کے اشاریے میں ٹیکسٹائل کے شعبے کا حصہ تقریباً 21 فیصد ہے۔

<sup>77</sup> لطیف آر، جاوید اسے وائی (2013ء) "Determinants for The Demand and Supply of Textile Exports of Pakistan" پی ڈی ای ڈی اورنگ پیپر، 95: 2013  
<http://www.thenews.com.pk/print/61448-pakistan-loses-comparative-share-in-global-market>

### جدول 2

#### پاکستان میں ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدی کارکردگی

ارب ڈالر

فرق	م س 15ء	م س 14ء	مجموعی ٹیکسٹائل
برآمدات - مجموعی ٹیکسٹائل	13,476	13,720	1.8- فیصد
جس میں سے			
سونے کپڑا	2,455	2,770	11.4- فیصد
بے ہونے پڑے	2,417	2,294	5.4- فیصد
تیار ملو سات	2,101	1,909	10.0- فیصد
بستر کی چادریں	2,096	2,138	2.0- فیصد
سونے دھاگہ	1,842	1,997	7.8- فیصد
تولید	781	767	1.8- فیصد
دیگر ٹیکسٹائل ایشیا	1,784	1,845	3.3- فیصد
مجموعی برآمدات	23,880	25,110	4.9- فیصد

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

چنانچہ یہ بات باعث حیرت نہیں کہ کراچی (اب پاکستان) اسٹاک ایکس چینج میں فہرستی کمپنیوں کی مالی معلومات منافع میں واضح کمی دکھاتی ہیں اور م س 15ء میں فروخت کی نمو میں گذشتہ سال کی نسبت معمولی سا اضافہ ظاہر کرتی ہیں (جدول 3)۔

پاکستان میں ٹیکسٹائل صنعت کی موجودہ صورت حال کے متعدد اسباب ہو سکتے ہیں جن میں سے کچھ کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

ٹیکسٹائل صنعت *		صف اول کی 20 فہرستی کمپنیاں			ملین روپے	
نمو	2015ء	2014ء	نمو	2015ء	2014ء	
15 فیصد	238,552	207,114	15 فیصد	185,037	160,653	ایکوٹن
11 فیصد	639,794	574,231	10 فیصد	449,360	409,041	اٹائلٹ
3 فیصد	581,388	564,077	2 فیصد	359,471	350,963	فروخت
39-فیصد	12,684	20,646	16-فیصد	11,172	13,236	منافع (قبل از ٹیکس)
49-فیصد	8,611	16,858	26-فیصد	7,842	10,542	منافع (بعد از ٹیکس)

\* کمپنیوں کی جون 2015ء تک دستیاب معلومات کا موازنہ ان کی جون 14ء کی معلومات سے کیا گیا ہے۔

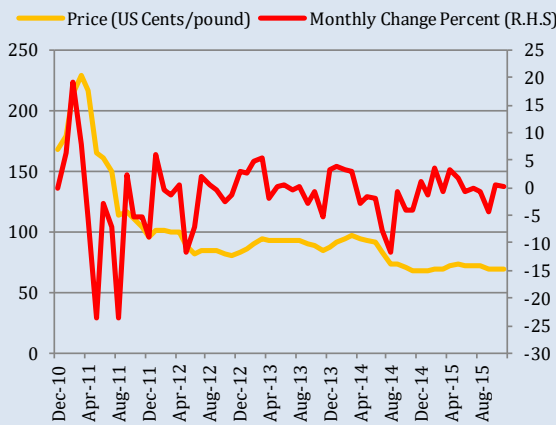
ماخذ: پاکستان اسٹاک ایکس چینج

”کاروبار کرنے میں آسانی“ پر عالمی بینک کے سروے<sup>81</sup> کے مطابق سروے میں (شامل 185 ممالک میں سے) پاکستان 138 ویں نمبر پر ہے۔ یہ درجہ بندی کرتے وقت کاروبار کرنے کے بعض اہم اجزاء مد نظر رکھے گئے، جن میں توانائی اور قرضے تک رسائی، املاک کو رجسٹر کرانا، سرحد پار تجارت، ٹیکس وغیرہ شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بجلی کے حصول، ٹیکسوں کی ادائیگی اور معاہدوں کے نفاذ کے لحاظ سے پاکستان کا شمار بہت ترین درجے والے ممالک میں ہوتا ہے۔

v- دھاگے اور کپڑوں کے شعبوں<sup>82</sup> میں بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کی نمونوں میں سست رفتاری ٹیکسٹائل شعبے میں سست رفتاری کی عکاسی کرتی ہے۔ جولائی 2014ء تا جون 2015ء کے دوران دھاگے اور کپڑے میں بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کی نمونہ ہو کر بالترتیب 0.5 فیصد اور 0.1 فیصد رہ گئی۔

### شکل 1: کپاس کے عالمی نرخوں کی بہت ترین سطح کا جائزہ

International Cotton Price Index - Monthly



Source: IMF

<http://www.doingbusiness.org/rankings> 81

82 بڑے پیمانے کی ایشیاسازی کے اشاریے میں ٹیکسٹائلز کے لیے مختص 21 فیصد میں سے دھاگے اور

کپڑے کا وزن بالترتیب 13 فیصد اور 7 فیصد ہے۔

i- عالمی منڈی میں ٹیکسٹائل مصنوعات کے نرخ حالیہ برسوں میں پست ہوئے ہیں۔ کپاس کے نرخ کا عالمی اشاریہ ستمبر 13ء میں فی پونڈ 90.09 امریکی سینٹ تھا جو ستمبر 15ء میں 24 فیصد گر کر 68.74 امریکی سینٹ ہو گیا ہے۔ اگر جنوری 11ء سے دیکھا جائے تو یہ کمی (62 فیصد) زیادہ نمایاں ہو جاتی ہے (شکل 1)۔ یورو کے علاقے میں مسلسل کساد بازاری ہے جس کی بنا پر عالمی طلب سست پڑ چکی ہے، دوسرے چین میں بھی سست روی ہے، عالمی نرخوں میں کمی کی یہ ایک بڑی وجہ ہے۔<sup>78</sup> نرخوں میں اس تیزی سے کمی کے سبب پاکستان میں ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدی آمدنی پر شدید منفی اثرات پڑے ہیں۔

ii- چین، جو پاکستان کی ٹیکسٹائل مصنوعات کا ایک اہم تجارتی شریک اور خریدار ہے، سست معاشی صورتحال کا شکار ہے، جس سے ٹیکسٹائل برآمدات کی کارکردگی متاثر ہوئی ہے۔ چین کو مجموعی برآمدات جولائی 14ء تا جون 15ء کے دوران 15 فیصد کمی کے بعد 2.3 ارب ڈالر تک آگئی ہیں۔<sup>79</sup>

iii- ملک میں توانائی کی ناکافی دستیابی اور بڑھتے ہوئے یوٹیلیٹی نرخوں نے فرموں کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ یا تو مہنگے متبادل انتظامات کریں یا پھر شدید قلت کی صورت میں پیداوار بند کر دیں۔ پیداوار کی بڑھتی لاگت کے نتیجے میں پیداواری استعداد کم اور / یا غیر استعمال شدہ ہو چکی ہے جس کے سبب فرموں کے لیے اپنی بقا مشکل ہو گئی ہے۔ ٹیکسٹائل کی خسارے کی شکار فرموں اور فعال فرموں کے مابین جو تناسب جون 14ء میں 36 فیصد تھا وہ جون 15ء میں 63 فیصد ہو گیا ہے۔<sup>80</sup>

iv- پاکستان میں کاروبار کرنے میں آسانی اس سطح پر نہیں ہے جس سطح پر بقیہ ملکوں میں ہے (جدول 4)۔

78 ماخذ: عالمی بینک، ”عالمی اقتصادی امکانات جنوری 2016ء“۔

79 تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ کئی بڑے قرض گیروں نے چین سے آرڈرز کی بلنگ حاصل نہ کرنے کی

باعث اپنی پیداوار میں کمی کر دی ہے۔

80 ماخذ: پاکستان اسٹاک ایکس چینج

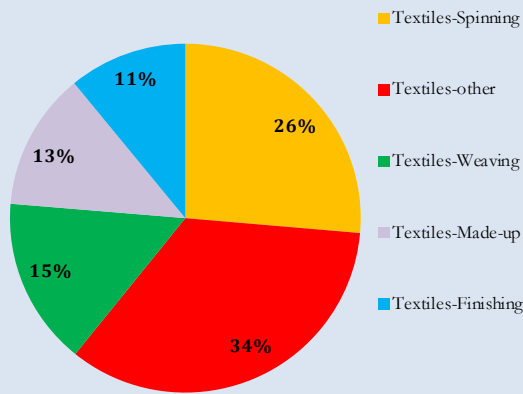
مجموعی درجہ بندی	آغاز کاروبار	تعمیراتی اجازت نامے	بجلی کا حصول	املاک کا اندراج	قرضے کا حصول	چھوٹے سرمایہ کاروں کا تحفظ	ٹیکس اداگی	بیرون ملک تجارت	معاہدوں پر عمل	اداگی ترقی کے مسائل سے نمٹنا
18	14	15	13	38	28	4	31	49	44	45
49	96	39	11	57	97	36	70	56	57	49
55	94	98	36	52	79	20	61	62	36	124
84	136	176	92	43	79	134	132	96	7	55
103	165	99	19	112	109	155	126	95	140	53
107	98	77	81	153	97	49	158	90	161	78
118	87	69	88	91	97	150	123	167	62	140
130	155	183	70	138	42	8	157	133	178	136
138	122	61	157	137	133	25	171	169	151	94
174	117	118	189	185	133	88	86	172	188	155
177	34	185	156	184	97	189	89	174	172	160

ماخذ: عالمی بینک

## بینکاری کے شعبے کے لیے ٹیکسٹائل کیوں اہمیت کا حامل ہے؟

## شکل 2: ٹیکسٹائل شعبے کا اکتشاف ناما متنوع ہے

Segment-wise Exposure as of End Sep, 2015 - Textile Sector



Source: FSD, SBP

پیداواری گنجائش (معیں سرمایہ کاری قرضوں کے ذریعے) بڑھائیں اور ایسی قرض گیری صرف ٹیکسٹائل شعبے تک محدود نہیں تھی۔

ٹیکسٹائل شعبے میں متعدی تناسب بھی بلند سطح پر ہے۔ ستمبر 2015ء تک ٹیکسٹائل شعبے کے خام غیر فعال قرضے 29 فیصد تھے؛ بیشتر ناقص قرضوں (bad debts) کو نقصان (جن کی بازیابی کا امکان کم ہے) کے زمرے میں رکھا گیا۔

ٹیکسٹائل اہر بینکاری شعبوں کے باہمی ارتباط سے سال استحکام کو کچھ خطرات لاحق ہو گئے ہیں۔ ٹیکسٹائل شعبے میں بینکوں کا اکتشاف چند نئے اداروں پر مرکوز ہے۔ سرفہرست 20 کمپنیوں کے باجبل ادا قرضے 126 ارب روپے یا مجموعی دی گئی رقم کے اکتشاف کا تقریباً 20 فیصد ہیں۔

پاکستان میں ٹیکسٹائل شعبے کا شمار بینکاری خدمات کے بڑے استعمال کنندگان میں ہوتا ہے۔ آخر ستمبر 2015ء تک ٹیکسٹائل شعبے کو تمام بینکوں کی مجموعی خام قرض گاری 676 ارب روپے یا مجموعی خام قرضوں کا 83 کا 13.4 فیصد تھی جس میں سے تقریباً 86 ارب روپے کا اکتشاف غیر فنڈ بنیادوں پر (بیلنس شیٹ سے الگ) تھا۔ اسٹیٹ بینک کی برآمدی مالکاری اسکیم کے تحت اسٹیٹ بینک برآمد کنندگان کو تمام مصنوعات خصوصاً قدر اضافی کی حامل مصنوعات کی برآمدات کے لیے قلیل مدتی مالکاری سہولت فراہم کرتا ہے۔ آخر دسمبر 2015ء تک برآمدی مالکاری اسکیم میں ٹیکسٹائل شعبے کا حصہ تقریباً 60 فیصد بنتا ہے۔

آخر ستمبر 2015ء تک ٹیکسٹائل کے ذیلی شعبوں کو فراہم کردہ مالکاری کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹیکسٹائل شعبے میں بلند ترین اکتشاف کتنائی یا اسپننگ کی صنعت (138 ارب روپے، 26 فیصد) کا تھا جس کے بعد بنائی یا یونگ (86 ارب روپے، 16 فیصد)، ٹیکسٹائل سے تیار اشیا (66 ارب روپے، 13 فیصد) اور فنشنگ (57 ارب روپے، 11 فیصد) کا نمبر آتا ہے (شکل 2)۔<sup>84</sup>

ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی خراب ہوئی اور غیر فعال قرضوں میں اضافہ ہوا<sup>85</sup> تو قرضوں کے لیے اس کی طلب میں کمی آگئی (شکل 3)۔ جاری سرمائے کی مالکاری<sup>86</sup> میں یہ حقیقت زیادہ نمایاں ہے کیونکہ ستمبر 2014-15ء کے دوران اس میں 2.9 فیصد کی منفی نمو ہوئی جبکہ اس کے مقابلے میں ستمبر 2010ء تا 2014ء (4 برس) میں اوسطاً 4.5 فیصد کی مثبت نمو ہوئی تھی۔ تاہم 2014ء شرح سود میں عمومی کمی سے قرض لینے والی فرمز کو ترغیب ملی کہ وہ اپنی

<sup>83</sup> گردش شدہ بیلوں کی وجہ سے خام قرض گاری میں اضافہ ہو رہا ہے، خاص طور پر رسائی کی آخری دوسرے ماہوں کے دوران۔

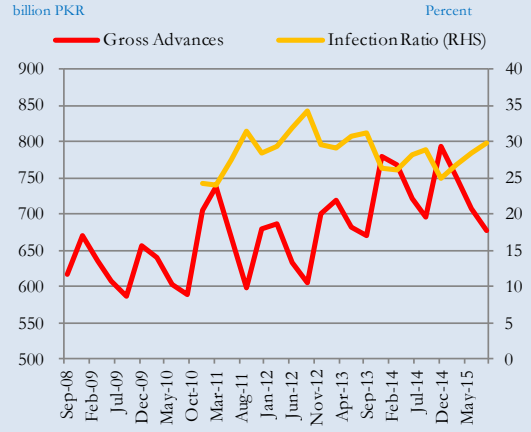
<sup>84</sup> ماخذ: ای سی آئی بی ڈیٹا بیس، اسٹیٹ بینک آف پاکستان۔

<sup>85</sup> 2015ء کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبے میں اکتشاف کا تناسب دوسرے نمبر پر تھا۔

<sup>86</sup> جاری سرمائے کی بیشتر مالکاری ٹیکسٹائل کے شعبے سے متعلق ہے۔

### شکل 3: متحرکی تناسب پست ہوا تاہم ٹیکسٹائل شعبے میں بلند رہا

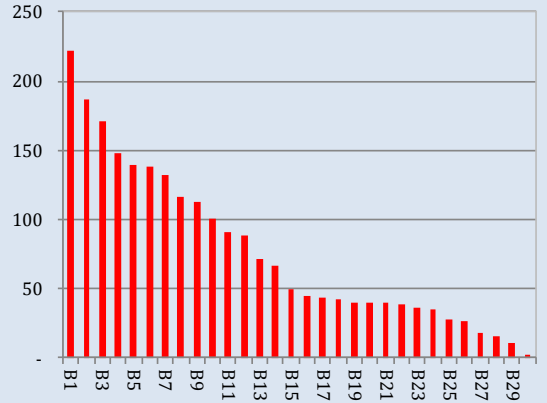
Textile Sector - Advances and Non-performing Loan Ratio



Source: FSD, SBP

### شکل 4: ٹیکسٹائل شعبے میں کئی بینکوں کا اکتشاف بلند ہے

Banks' Exposure in Textile - As percent of Equity (As of End Sep, 2015)



Source: FSD, SBP

بینکوں کے لحاظ سے ٹیکسٹائل شعبے کا اکتشاف خاصا پھیلا ہوا ہے، 35 میں سے 29 بینک براہ راست اس صنعت کو مالی خدمات مہیا کر رہے ہیں (شکل 4)۔

تاہم، ایکویٹی کے لحاظ سے کچھ بینکوں کے اکتشاف کی سطح خاصی بلند ہے۔ ٹیکسٹائل صنعت میں 9 بینکوں کا اکتشاف ان کی ایکویٹی سے 100 فیصد زیادہ، جبکہ 13 بینکوں کا اکتشاف ان کی ایکویٹی کے 50 فیصد سے زائد ہے۔ ادارے کے لحاظ سے بلند ارتکاز کو مد نظر رکھ کر دیکھا جائے تو چند کی نابدہنگی قرض دینے والے بینکوں کی ایکویٹی کو فوراً ختم کر سکتی ہے جس سے بینکاری شعبے کے استحکام کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

تاہم یہ ایک دلچسپ امر ہے کہ بینکاری شعبے کے پانچ سب سے بڑے بینکوں کے اکتشاف کی سطح مطلق لحاظ سے بلند ہے لیکن ان کی ایکویٹی کے لحاظ سے ارتکاز تقریباً 20 تا 30 فیصد کی معتدل سطح پر رہا ہے جس کا سبب ان کی نسبتاً بڑی ایکویٹی ہے۔

### دباؤ کی جانچ

ٹیکسٹائل کی صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے مستقبل میں کسی قسم کا مزید بگاڑ بینکاری شعبے کے استحکام کے لیے مضمرات کا حامل ہو سکتا ہے۔ ایک مفروضاتی منظر نامے میں اگر مزید 5 فیصد، 10 فیصد اور 20 فیصد نابدہنگیاں ہو جائیں تو بینکاری شعبے کی شرح کفایت سرمایہ کم ہو کر بالترتیب 16.18 فیصد، 15.63 فیصد اور 14.55 فیصد رہ جائے گی جو کہ 10.25 فیصد کی کم از کم مطلوبہ سطح سے خاصی زیادہ ہے (جدول 5)۔ تاہم، بلند ارتکاز رکھنے والے بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت ٹیکسٹائل کے اکتشاف میں نابدہنگی پر دباؤ میں آسکتی ہے۔<sup>87</sup>

### جدول 5

دباؤ کی جانچ۔ ٹیکسٹائل شعبے میں غیر فعال قرضے بڑھنے سے ادائیگی قرض پر اثرات

اگر 20	اگر 10	اگر 5	اختتام تبہر	
فیصد قرضے	فیصد قرضے	فیصد قرضے	2015	
غیر فعال	غیر فعال	غیر فعال	نہ	
قرضے ہو	قرضے ہو	قرضے ہو	ہو جائیں	
جائیں	جائیں	جائیں		
	ارب روپے			
673	673	673	673	قرضے۔ ٹیکسٹائل شعبہ
6210	6210	6210	6210	مجموعی خطرہ بہ وزن
904	971	1005	1038	مجموعی کارگر سرمایہ
14.55	15.63	16.18	16.72	شرح کفایت سرمایہ (فیصد)
-2.17	-1.09	-0.54		شرح کفایت سرمایہ میں کمی
6	3	2	2	شرح کفایت سرمایہ کی قیمتیں نہ کرنے
				والے بینکوں کی تعداد

ماخذ: اسٹیٹ بینک

### مستقبل کے امکانات:

ٹیکسٹائل شعبے کی نمونوں میں حاصل بڑی رکاوٹ سست عالمی طلب کے ساتھ ساتھ توانائی کی ناکافی اور بلند قیمت رسد معلوم ہوتی ہے۔ توانائی کے متبادل ذرائع (فرنس آئل، خود بجلی پیدا کرنا وغیرہ) کا قلیل مدت تک استعمال چند بڑے کارپوریٹ اداروں کے لیے ممکن ہو سکتا ہے لیکن فرموں کی اکثریت کے لیے یہ راستہ مناسب نہیں ہے۔ توانائی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے

<sup>87</sup> 2011ء میں دیکھنے میں آیا کہ قرض گیری کے حامل چند بڑے گروپس کی نابدہنگی نے بینکاری صنعت کے کا متحرکی تناسب بڑھا دیا تھا۔

حکومت نے سسٹم میں مزید بجلی داخل کی یا ٹیکسٹائل شعبے کو ٹیکسوں میں رعایت<sup>88</sup> دی جو اس شعبے کے لیے مثبت علامات ہیں۔

اپنا اور حکومت کے درمیان ٹیکسٹائل پیکیج<sup>89</sup> پر کامیاب مذاکرات کے بھی ٹیکسٹائل کی پیداوار اور بینکوں سے قرضوں پر کچھ مثبت اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ تیل کی بین الاقوامی قیمتوں کے متعلق عالمی بینک کی پیش گوئی ہے کہ اضافی رسد کے باعث قیمتیں کم رہیں گی۔ پاکستان میں تیل کی کم قیمتوں کے اثرات سے بھی ٹیکسٹائل صنعت کو جزوی مدد ملتی رہے گی۔

عالمی بینک کے سروے کے مطابق 2016ء اور 2017ء<sup>90</sup> میں معتدل بحالی کی علامات کے باعث توقع ہے کہ کپاس کی قیمتوں میں کمی کا رجحان دور ہو جائے گا۔ اس سے پاکستان کی ٹیکسٹائل برآمدات بڑھانے میں مدد ملے گی، ساتھ ساتھ ٹیکسٹائل مالکاری میں اضافہ ہو گا، بشرطیکہ دیگر اندرونی مسائل بھی حل ہو جائیں۔

اس کے علاوہ، ٹیکسٹائل شعبے کی کارکردگی کا دارومدار دیگر عوامل پر بھی ہو گا جن میں شرح مبادلہ کا استحکام، بین الاقوامی و مقامی ضوابط، سیاسی استحکام اور ملک میں امن و امان کی صورت حال شامل ہیں۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ یورپی یونین کی جانب سے پاکستان کو دی جانے والی جی ایس پی پلس حیثیت بعض شرائط پر عملدرآمد سے مشروط ہے۔<sup>91</sup> بالفرض ایک یا چند شرائط پر عملدرآمد نہ ہونے کی صورت میں جی ایس پی پلس حیثیت کو واپس لے لیا جاتا ہے تو اس کے پاکستان کے ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدات پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

<sup>88</sup> حال ہی میں ایف بی آر نے برآمدات کو فروغ دینے کے لیے ٹیکسٹائل، آلات جراحی، چمچے، قالین اور کھیلوں کے سامان کے لیے اپنی صفر درجہ بندی پالیسی (بجلی و گیس کے استعمال پر صفر سیلز ٹیکس) کو برقرار رکھا ہے۔

<sup>89</sup> اپنا حکومت سے کپاس کی درآمد پر عائد تین فیصد ڈیوٹی واپس لینے، بجلی پر فی یونٹ 3.60 روپے سرچارج ختم کرنے اور 200 روپے / ایم بی ٹی ٹو پر عائد گیس انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ سیس بنانے کی درخواست کرتی رہی ہے جبکہ وہ کئی برسوں سے زیر التوا سیلز ٹیکس کی بازادائیگی کی رقوم جاری کرنے پر زور دیتی رہی ہے۔

<sup>90</sup> ماخذ: عالمی بینک، ”اجناس کی منڈی کے امکانات“ اکتوبر 2015ء۔

<sup>91</sup> اس میں انسانی حقوق، محنت کشوں کے حقوق، منشیات پر قابو پانے اور کرپشن کے علاوہ کمزوری کے معیار کے متعلق 27 بنیادی عالمی معاہدوں (Conventions) پر دستخط اور عملدرآمد شامل ہیں۔

([https://www.tdap.gov.pk/eu-atp-assets/EU\\_GSP\\_Plus\\_FAQ.pdf](https://www.tdap.gov.pk/eu-atp-assets/EU_GSP_Plus_FAQ.pdf))



## باس 2: شکر کا شعبہ اور شعبہ بینکاری کا استحکام<sup>92</sup>

ذخائر اور گئے کی عمدہ فصلیں شکر کی ملکی منڈی میں افراط کا سبب بنیں جس کے سبب 2011-12ء میں شکر کے نرخ کم کیے گئے، تاہم آگے چل کر ملوں کے لیے پیداواری لاگت پوری کرنا مشکل ہو گیا۔ 11-2010ء کے بعد سے عالمی منڈیوں میں بھی دیکھا جاسکتا ہے کہ شکر کے اضافی ذخائر موجود ہیں اور شکر کے نرخ پست ہیں۔<sup>96</sup>

### جدول 2

#### صنعت شکر سازی کے کلیدی کارکردگی اظہار ہے

م س	م س	م س	م س	م س	م س	م س
10ء	11ء	12ء	13ء	14ء	15ء*	م س
0.7	0.9	0.8	0.8	0.8	0.8	موجودہ تناسب
89.2	88.2	90.8	92.1	92.4	89.6	فروخت مصنوعات کی لاگت بمطابق فروخت فیصد
2.3	2.8	2.7	2.3	2.5	2.2	قرضہ اور ایکویٹی کا تناسب
3.3	3.4	1.3	1.6	0.7	3.2	خاص منافع قبل از ٹیکس فیصد
4.6	4.5	1.5	2.0	0.8	2.9	اثاثوں پر منافع قبل از ٹیکس
17.3	16.2	5.5	6.9	2.5	9.2	ایکویٹی پر منافع قبل از ٹیکس

ماخذ: شعبہ شہادت، اسٹیٹ بینک۔ یہ اعداد و شمار 31 فہرستی شوگر ملوں کے مالی نتائج ہیں۔

یہ ڈیٹا 15 فہرستی شوگر ملوں کے آڈٹ شدہ مالیات سے لیا گیا ہے۔ شوگر ملوں کے چنانچہ معیار

2015ء کی مالیات کی دستیابی کو بنایا گیا ہے۔

حکومت نے 2011ء سے شکر کی برآمد کی اجازت دے رکھی ہے تاہم پاکستانی شکر کی غیر مسابقتی حالت اور عالمی منڈیوں میں شکر کی پست قیمتوں کی بنا پر زیادہ مقدار برآمد بھی نہیں کی جاسکتی۔ حکومت نے شکر کی برآمد پر زر اعانت کی بھی اجازت دی تاہم شکر کی ملکی اور بین الاقوامی قیمتوں کے مابین فرق پورا کرنے کے لیے یہ زر اعانت ناکافی تھی چنانچہ شوگر ملیں برآمدی کوٹا پورا نہ کر سکیں۔ شکر کی ملکی قیمتوں کو مدد دینے کی غرض سے حکومت نے سستی خام شکر اور صاف شکر کی درآمد پر 20 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی بھی نومبر 2014ء میں عائد کی جسے اگست 2015ء میں بڑھا کر 40 فیصد کر دیا گیا۔

شکر کی صنعت کی مالی صورتحال سے بڑھتی ہوئی پیداواری لاگت کا پتہ چلتا ہے جس میں منافع کی شرح کم ہے (جدول 2)۔ 14-2013ء میں اثاثوں پر منافع اور ایکویٹی پر منافع بالترتیب 0.75 فیصد اور 2.54 فیصد کی اب تک کی پست ترین سطح تک گر چکا ہے۔ تاہم 2015ء کے مالی حالات شکر سازی کی صنعت کے لیے حوصلہ افزا امکانات ظاہر کرتے ہیں۔

### شکر سازی کی صنعت پر بینکوں کا اکتشاف

پاکستان میں بینکوں کے مجموعی قرضے 30 ستمبر 2015ء کو تاریخ کی بلند ترین سطح 50.51 کھرب روپے تک جا پہنچے جس میں شکر سازی کی صنعت کو دیے گئے قرضے<sup>97</sup> 184.475

پاکستان کا دوسرا سب سے بڑا زرعی و صنعتی شعبہ شکر سازی ہے، دنیا میں شکر سازی میں پاکستان کا مقام آٹھواں ہے جبکہ گئے کی پیداوار کے لحاظ سے پاکستان پانچواں سب سے بڑا ملک ہے۔<sup>93</sup> ملک کی زرعی اراضی کے 1.17 ملین ہیکٹر پر گئے کی فصل اگتی ہے، یہ 89 شوگر ملوں کو خام مال فراہم کرتی ہے اور ملک میں اقتصادی سرگرمی میں ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔

### جدول 1

#### پاکستان کی صنعت شکر سازی کے حقائق

سال	تیار شدہ صاف شکر (ملین ٹن)	پچھلا اسٹاک (ملین ٹن)	سرکاری نرخ (پنجاب- سندھ) (روپے ٹی 40 کلوگرام)	شکر کی اوسط نرخہ (پنجاب- سندھ) (روپے ٹی 40 کلوگرام)	گئے کا زریہ کاشت (ملین ٹن)	گئے کی فصل (ملین ٹن)
10-2009	3.14	0.87	100-102	63.41	0.94	49.37
11-2010	4.17	1.03	125-127	73.65	0.99	55.44
12-2011	4.65	1.11	150	57.16	1.04	58.04
13-2012	5.06	1.39	170-172	53.41	1.13	63.72
14-2013	5.62	0.84	170-172	54.8	1.17	67.43
15-2014	5.13	1.197	180-182	59	1.13	64

ماخذ: پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن کی سالانہ رپورٹیں / جائزے

جغرافیائی لحاظ سے دیکھا جائے تو 45 شوگر ملیں پنجاب میں واقع ہیں، 7 کے پی کے میں اور 37 سندھ میں ہیں۔ گزشتہ پانچ سال کے دوران کئی مسائل نے اس شعبے کو متاثر کیا ہے مثلاً پیداوار کی بلند لاگت، منافع کی پست شرح<sup>94</sup>، پیداواری نمو کے سنگین مسائل، اور سرکاری نرخوں میں صوبہ وار فرق، چنانچہ ان مسائل سے شوگر ملوں کی اپنے مالی واجبات پورے کرنے کی اہلیت کم ہو گئی ہے۔<sup>95</sup>

گذشتہ چھ سال کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ شکر کی صنعت کو اضافی ذخائر اور شکر کی پست قیمتوں کے مسائل کا سامنا ہے۔ 10-2009ء سے گئے کے سرکاری نرخ مسلسل بلند ہیں چنانچہ گئے کا زریہ کاشت رقبہ بڑھ گیا ہے اور گئے کی دستیابی پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ کاشتکاروں کو اچھی آمدنی ہو جاتی ہے لیکن ملوں کے لیے پیداواری لاگت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ سابقہ

<sup>92</sup> شوگر ملوں کا مالی سال ہر سال ستمبر میں ختم ہوتا ہے چنانچہ اس باس میں ستمبر کے اواخر کا ڈیٹا

استعمال کیا گیا ہے۔

<sup>93</sup> پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن کی سالانہ رپورٹ 2014ء

<sup>94</sup> مزید تفصیل کے لیے دیکھیے جدول 2۔

<sup>95</sup> پاکستان میں شکر کی صنعت کا جائزہ، جون 2013ء، لاہور چیئیر آف کامرس اینڈ انڈسٹری

<sup>96</sup> آئی ایس او کا سہ ماہی مارکیٹ آڈٹ لک اگست 2014ء

<sup>97</sup> شکر کے شعبے کا قرضہ دو اقسام کا ہوتا ہے، اجناسی قرضے شکر کی تجارت کے لیے دیے جاتے ہیں، اور شکر کے قرضے شوگر ملوں کو شکر سازی کے لیے دیے جاتے ہیں۔

- شکر کا اکتشاف پانچ بڑے بینکوں میں نمایاں طور پر مرکوز ہے جو شکر کے مجموعی قرضوں کا 54 فیصد بنتا ہے۔
- اول 10 قرض گیروں کے پاس تقریباً 44 فیصد اکتشاف مرکوز ہے۔
- اول 20 قرض گیروں میں سے صرف ایک کو نادر ہندہ قرار دیا گیا تھا۔

### مستقبل کا منظر نامہ

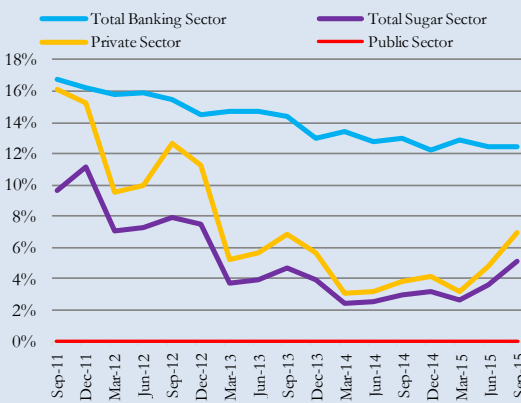
انٹرنیشنل شوگر آرگنائزیشن نے اگست 2015ء کی اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ 2015ء میں شکر کی عالمی پیداوار 170.911 ملین ٹن ہو گی جبکہ شکر کا استعمال 173.398 ملین ٹن ہو گا اس طرح 2.487 ملین ٹن کی کمی ہو گی۔ چنانچہ شکر کی بین الاقوامی منڈی میں قیمتوں پر کچھ اثر پڑ سکتا ہے۔ اجناسی منڈیوں کے عالمی بینک کے منظر نامہ 2015ء سے بھی پتہ چلتا ہے کہ 2016ء میں اور اس کے بعد شکر کی عالمی پیداوار میں کمی کی بنا پر شکر کی فی کلوگرام سالانہ قیمتوں (ڈالر فی کلوگرام) میں معمولی اضافہ متوقع ہے۔ اس کے علاوہ حکومت کی جانب سے شکر کے برآمدی کوٹے کے اعلان کے بعد سے 15-2014ء میں شکر کی اوسط خوردہ ملکی قیمتوں میں 4 روپے فی کلوگرام اضافہ دیکھا گیا ہے۔<sup>99</sup> شکر کے نرخوں میں متوقع اضافے سے اس صنعت کو کچھ اطمینان میسر آئے گا۔

مزید برآں، 2015ء کے بہتر مالی نتائج بھی شکر سازی کی صنعت کے لیے نیک فال ہیں۔ حکومت پہلے ہی چند اقدامات کر چکی ہے، تاہم ہمسایہ ملکوں کی جانب سے اپنی شکر کی صنعت کو دی جانے والی امداد پر بھی ایک نظر ڈال سکتی ہے۔

بحیثیت مجموعی شکر کی صنعت کا منظر نامہ مثبت ہے اور امکان ہے کہ بینکوں پر اس کے اثرات کم پڑ خطر ہوں گے۔

### شکل 1: مارچ 2015ء کے بعد متعدد تناسب میں بلندی کارجمان

Infection Ratio of Sugar Industry (PKR billion)



Source: FSD, SBP

<sup>99</sup> پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن کے ملکی اعداد و شمار

ارب روپے تھے (بینکوں کے مجموعی قرضوں کا 3.65 فیصد)۔ گزشتہ پانچ سال کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ بینکوں کے مجموعی قرضوں میں شعبہ شکر سازی کا اوسط حصہ 4 فیصد ہوتا ہے جس میں سے اجناسی مالکاری کا حصہ ایک فیصد اور شکر کے قرضے کا حصہ 3 فیصد ہے (جدول 3)۔ شکر سازی کے شعبے کو قرضہ دینے میں نجی شعبے کا حصہ 2.95 فیصد کے ساتھ نمایاں ہے، جبکہ سرکاری شعبے کا اوسط حصہ 1.10 فیصد ہے۔

### جدول 3

صنعت شکر سازی کے اکتشاف کی تقسیم (ارب روپے)

سال	اجناسی مالکاری	شکر کی مالکاری	صنعت شکر سازی کا مجموعی اکتشاف
م س 11ء	39.0	95.0	133.9
م س 12ء	44.2	97.9	142.1
م س 13ء	38.6	108.0	146.6
م س 14ء	43.7	139.2	182.9
م س 15ء	48.8	135.6	184.5

ماخذ: شعبہ مالی استحکام، اسٹیٹ بینک

### شکر کی صنعت کے متعدی تناسب کا تجزیہ

گذشتہ پانچ سال کے دوران شکر سازی کے شعبے کے قرضوں کا اوسط متعدی تناسب 5.26 فیصد رہا ہے، جبکہ بینکاری شعبے کا مجموعی متعدی تناسب 14.15 فیصد رہا۔ نیز، یہ تناسب دسمبر 2011ء میں 11.2 فیصد کی بلند ترین سطح کو چھونے کے بعد بتدریج کم ہوتا گیا اور مارچ 2015ء میں 2.63 فیصد تک آ گیا (شکل 1)۔ اس کے بعد شکر کے شعبے میں ناقص قرضوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے اور متعدی تناسب 30 ستمبر 2015ء کو 5.08 فیصد پر ہے۔

شکر کے مجموعی قرضے بھی اسی رجحان کی پیروی کر رہے ہیں، متعدی تناسب سرکاری کے مقابلے میں نجی شعبے کے معاملے میں بلند اوسط ظاہر کرتا ہے۔ سرکاری شعبے کا متعدی تناسب دراصل صفر ہی تھا (کیونکہ اکتشاف کو سرکاری ضمانتوں کا سہارا حاصل تھا) جبکہ گزشتہ پانچ سال میں نجی شعبے کے غیر فعال قرضوں کا اوسط متعدی تناسب 7.49 فیصد تھا۔ چنانچہ شکر سازی کی صنعت میں متعدی تناسب کارجمان سارے کا سارا نجی شعبے سے آیا ہے۔

شکر کے قرضوں کے متعدی تناسب کا اصل محرک گئے کے بلند سرکاری نرخوں کی بنا پر بڑھتی ہوئی پیداواری لاگتوں، گزشتہ پانچ سال کے دوران گئے کی توقع سے زیادہ عمدہ فصلوں، شکر کے سابقہ ذخائر، شکر کی ملکی قیمتوں سے پست بین الاقوامی قیمتوں کو قرار دیا جاسکتا ہے۔<sup>98</sup>

ای۔ سی آئی بی میں (30 ستمبر 2015ء کو) شکر کے قرضوں کے تفصیلی تجزیے سے درج ذیل حقائق کا علم ہوتا ہے:

<sup>98</sup> مزید تفصیل کے لیے دیکھیے جدول 1۔